Presented by www.jafrilibrary.com

حدیث اقتداء

کي

حقیقت

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

مؤلف : آیۃاللہ سید علی حسيني ميلاني

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

مرکز حقائق اسلامي

قم/صفائیہ/کوچہ ٣٤/کوچہ ایراني زادہ پلاک ٣٣

فون نمبر: ٧٧٣٩٩٦٨-٢٥١-٠٠٩٨

فیکس نمبر: ٧٧٤٠٨٩٥-٢٥١-٠٠٩٨

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

فہرست

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

فہرست

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

دوسرا حصہ

حديث اقتداء كي سند كے بارے ميں

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

فہرست

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

تيسرا حصه

حديث اقتداء کے متن اور دلالت پر ايك اجمالي نگاه

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrililibrary.com

Presented by www.jafrililibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پيش لفظ

"الحمد للہ رب العالمين والصلاة والسلام علىٰ محمدوآلہ الطاھرين المعصومين ولعنة اللہ علىٰ اعدائھم اجمعين من الاولين والآخرين"

خداکاآخري اور سب سےکامل دين حضرت خاتم الانبياء محمد مصطفي ؐ کي بعثت کے ذريعہ دنيا والوں کے سامنے پيش ہوا اور رسالت وقانون کو پہنچانے والے انبياء کي نبوت کااختتام بھي آپ ہي کي نبوت پر ہوا.

دين اسلام کا ظہور مکہ مکرمہ سے ہوا اور جناب رسول خدا ؐ اور ان کے وفا دار ساتھيوں کي تيئيس سالہ زحمتوں اور محنتوں کےبعدپورےجزيرةالعرب پرچھاگيا.

اس دين الہي کي حفاظت کي باگ‌ڈور ١٨ ذي الحجہ غدير خم کے مقام پر علىٰ الاعلان خدا وند عالم کي

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

طرف سے پيغمبر اکرم ﷺ کے بعد حضرت امير المومنين علیؑ کے سپرد ہوئي.

اس دن حضرت علیؑ کي ولايت وجانشيني کے اعلان کے ساتھ ساتھ خدا کي نعمتيں تمام ہوئيں اور دين خدا کامل ہوا، اس کے بعد خدا کے نزديك پسنديده دين ، دين اسلام بنا اور جب ايسا ہوا تو کفار و مشرکين دين اسلام کو نابود کرنے سے مايوس ہو گئے.

ابھي زياده عرصہ نہيں گزرا تھا کہ پيغمبر اکرم ﷺ کے بعض صحابہ نے پہلے سے بنائي ہوئي سازشوں کے تحت رسول خدا ﷺ کي رحلت کے بعدراه ہدايت ورہبري کو بدل ڈالا ، شہر علم کے دروازه کو بند کر ديا اور مسلمانوں کو ضلالت وگمراہي کے گرداب ميں ڈال ديا.

اُنہوں نے اپني حکومت کے ابتدائي دنوں ہي سے احاديث نبوي ﷺ کي کتابت پر پابندي لگا کر، جعليؑ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

حديثوں كے گھڑنے كا سلسلہ شروع كر كے ، دين ميں شبہات اور دھوكہ دھڑي سے بازار گرم كر ديا ، شيطاني ہتھكنڈوں اور فريب كاريوں كو رواج ديتے ہوئے اسلام كے روز روشن كي طرح واضح حقائق كو شك و ترديد كے سياہ بادلوں كے پيچھے چھپا ديا.

واضح سي بات ہے كہ ان سازشوں اور ہرزہ سرائيوں كے باوجود بھي حقائق اسلام اور حضور اكرم ﷺ كي گہربار احاديث، امير المومنين عليؑ اور ان كے بعد آنے والے پيغمبر ﷺ كے اوصياء اور ان كے وفا دار جاں نثاروں كے ذريعہ تاريخ كے مختلف ادوار ميں بيان ہوتے رہے اور ہر زمانہ ميں كسي نہ كسي طرح لوگوں كے سامنے پيش ہوتے رہے انہوں نے حقائق كو بيان كرتے ہوئے گمراہ لوگوں ، شياطين كے خيالي پروپيگنڈوں اور شبہات كے بارے ميں

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

پیش لفظ

اسلام کے دشمنوں کو پختہ جواب دے کر حقیقت کو لوگوں کے لئے واضح کر دکھایا.

اس طرح سے ان باوفا لوگوں میں سے بعض کے نام یہ ہیں : جیسے شیخ مفید، سید مرتضي علم الہدي، خواجہ نصیرالدین، شیخ طوسي، علامہ حلي، قاضي نور اللہ شوشتري ، میر حامد حسین ہندي لکھنوي، علامہ سید شرف الدین، علامہ شیخ امیني (رحمۃ اللہ علیہم) یہ شخصیات نوراني ستاروں کي طرح چمکتي رہیں کیونکہ یہي شخصیات حقائق اسلامي کے دفاع کي راہوں میں مذہب و مکتب اہل بیت کے حقائق کو واضح کرنے کے لئے اپنے زبان وقلم سے شبہات کي تحقیق کر کے جواب دیتي رہي ہیں...

دور حاضر کے علماء و محققین جو اپنے تحریري بیانات اور بلیغ گفتگو سے دین مبین اسلام کے حقائق کي تبیین اور

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

امیر المومنین علیؑ کي ولایت وامامت کي مقدس حدود کا عالمانہ طریقہ سے دفاع کرنے میں ہمہ وقت مصروف ہیں ان میں سے ایک عظیم شخصیت محقق گرانقدر مدافع حریم اہل بیت حضرت آیۃ اللہ سید علیؑ حسیني میلاني (مد ظلہ العالي) کي ہے

مرکز حقائق اسلامي کو یہ افتخار حاصل ہے کہ اس نے اس عظیم محقق کے قیمتي آثار و کتب کو زندہ رکھنے کو اپنے لائحہ عمل کا حصہ قرار دیا ہے اور تحقیق کے ساتھ معظم لہ کے آثار و ترجمہ کو محققین اور حقائق اسلامي کے تشنگان اور متوالوں کي خدمت میں پیش کرنے کا ذمہ اپنے دوش پر اُٹھایا ہے.

یہ کتاب جو آپ کي خدمت میں ہے محقق محترم حضرت آیۃ اللہ سید علیؑ حسیني میلاني (مد ظلہ العالي) کي

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

پيش لفظ

فارسي كتاب كا اردو زبان ميں ترجمہ ہے تاكہ حقائق اسلام سے لوگوں كو روشناس كراياجاسكے.

اميد ہے كہ يہ سعي وكوشش حضرت بقية الله الاعظم امام زمانہ عجل الله تعالے فرجہ الشريف كي بارگاہ ميں پسنديده اور آپ (عجل الله تعالي فرجہ الشريف)كي خوشنودي كا باعث ہوگي.

مركز حقائق اسلامي

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ خیر خلقه و اشرف بریته محمد و آله الطیبین الطاهرین و لعنة اللہ علیٰ اعدائهم اجمعین من الا ولین و الآخرین.

مقدمہ

یہ بات کسي مسلمان پر مخفي نہيں ہے کہ سنت نبوي اسلامي احکام کے مآخذ ميں سے دوسرا مآخذ ہے اگرچہ مسلمانوں کے درميان سنت تک رسائي حاصل کرنے ميں اختلاف پايا جاتا ہے .اسي بنا پر قرآن مجيد کے بعد احکام الھي ، ديني عقائد کے اصول، اخلاق اور بے مثال اسلامي معارف کا استنباط سنت نبوي کے ذريعہ کيا جاتا ہے.سنت نبوي ان مطالب کو وضاحت کے ساتھ بيان کرتي ہے جو قرآن ميں اجمالي طور پر بيان ہوئے ہيں اور قرآن کريم

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

میں موجود بعض ابہامات جیسے مطلق و مقید کي عقدہ کشائي

بھي کرتي ہے.

چنانچہ ہماري يہ ذمہ داري ہے کہ سنت سے جو چيز ثابت ہے اور

ہم تک پہنچي ہے اس کي اتباع اور اس پر عمل کريں چونکہ ہم

زندگي کے انفرادي ، اجتماعي تمام مراحل ميں اس کے محتاج ہيں.

ليکن بعض خود غرض اور مفاد پرست افراد نے سنت نبوي کے

چہرے کو مخدوش کر ديا ہے......يہ ثابت شدہ تلخ حقيقت ہے جس

کے تمام مسلمان معترف ہيں لہذا جب علماء اور ماہرين علم رجال کي

دسترسي احاديث تک پہنچي تو انہوں نے پہلے اقدام کے طور پر

ضعيف احاديث کو صحيح احاديث سے جدا کيا چنانچہ کتب صحاح

(يعني وہ کتابيں جو صحيح احاديث کا مجموعہ ہيں) اور کتب موضوعات

(جعلي اور من گھڑت احاديث کا مجموعہ) کو ضبط تحرير ميں لايا گيا.

ليکن حقيقت يہ ہے کہ جن اغراض و مقاصد کي خاطر احاديث

کو جعل کيا گيا تھا ان کا جلوہ ہميں صحيح احاديث کو ضعيف احاديث

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

سے جدا کرنے کے معیار میں بھي نظر آتا ہے......اسي وجہ سے وہ کتب جنہیں صحاح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ان مین بھي ضعیف اور من گھڑت احادیث موجود ہیں اور اس کے برعکس جعلي ؒاور من گھڑت احادیث پر مشتمل کتب (موضوعات) میں صحیح احادیث بھي موجود ہیں. اسي لیے بعض محققین کتب صحاح میں موجود اشکالات پر مشتمل کتابیں لکھنے پر کمر بستہ ہو گئے اور بعض دوسرے محققین نے (کتب موضوعات) میں تحقیق کي خاطر کتابیں تا لیف کر ڈالي ہیں..اور ہم نے بھي اپني بعض اعتقادي تحقیقات میں اس موضوع کي طرف اشارہ کیا ہے.

اس کے علاوہ جس دوسرے موضوع کي تحقیق کریں گے وہ اہل سنت کي کتب صحاح میں موجود رسول خدا کي یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اقتدو باللذين من بعدى ابى بكر و عمر."؛

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

میرے بعد ابو بکر و عمر کي پيروي کرو. بعض دوسرے محققين نے کتب صحاح کي پيروي کرتے ہوئے اس حديث کو صحيح قرار ديا ہے........ اور علماء اہل سنت اپنے علمي مذاکرات ميں اسي حديث کو بطور سند پيش کرتے ہيں.

انہوں نے عقائد پر مشتمل کتب کي بحث امامت ميں ابو بکر اور عمر کي امامت کو ثابت کرنے کيلئے اسي حديث کو قوي ترين دليل کے طور پر پيش کيا ہے.اور فقہ ميں بھي جہاں صحابہ کے درميان اختلاف نظر پايا جاتا ہے تو اسي حديث کے بل بوتے پر شيخين کي رائے کو ترجيح دي ہے .اسي طرح اصول کي بحث اجماع ميں....اسي حديث سے استدلال کرتے ہيں ؛ چونکہ وہ شيخين کي بات کو حجت جانتے ہيں اور اگر کسي مسئلہ ميں شيخين نے اتفاق نظر کر ليا ہے تو اس کي مخالفت کو جائز نہيں سمجھتے.

لہذا يہ سوال پيدا ہوتا ہے کہ کيا يہ حديث صحيح ہے ؟

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ہم نے اسي سوال کا جواب تلاش کرنے کي خاطر اس حديث کي تحقيق اور اہلسنت کي کتابوں ميں اس حديث کي سند ميں جستجو کي ہے.اور اس حديث کي سند کے بارے ميں علماء اہل سنت کے اقوال اور نظريات کو بھي حاصل کيا ہے. اس کے بعد حديث کے متن اور معني ميں غور و فکر کيا ہے اور مختلف نظريات حاصل کئے ہيں جو قارئين کرام کي خدمت ميں پيش کريں گے.

قارئين محترم! يہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں ميں موجود ہے اس ميں اسي حديث کے بارے ميں تحقيق کي گئي ہے اور يہ تين حصوں پر مشتمل ہے جسے ہم محققين اور جادئہ حق کے متلاشي افراد کي خدمت ميں پيش کريں گے. خداوند سبحان سے دعا ہے کہ وہ ہميں صراط مستقيم کي طرف رہنمائي اور ثابت قدم رہنے کي توفيق عطا کرے اور ہمارے اعمال کو درجہ اخلاص عطا کرے.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

علی حسینی میلانی

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

پہلا حصہ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اسناد حدیث کی

تحقیق

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

حديث اقتدا کي تحقيق

مشہور و معروف حديث جس ميں ابو بکر و عمر کے فضائل بيان کئے گئے ہيں حديث اقتدا ہے. اہل سنت نے اس حديث کو متعدد صحابہ سے نقل کيا ہے ؛ ليکن صحيح بخاري اور صحيح مسلم جيسي مستند کتابوں ميں يہ حديث ذکر نہيں ہوئي ہے.

اہل سنت کي دوسري صحاح ميں يہ حديث سوائے حذيفہ اور عبداللہ بن مسعود کے کسي دوسرے راوي سے نقل نہيں ہوئي ہے اور اہل سنت کے اکثر علماء ان مناقب اور فضائل کو قبول نہيں کرتے جو بخاري اور مسلم ميں ذکر نہيں ہوئے ہيں اور اکثر اہل تسنن کے محققين کا يہ اعتقاد ہے کہ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

جو چيز صحيح بخاري اور مسلم ميں نہيں پائي جاتي وہ صحيح نہيں ہے اس لحاظ سے يہ حديث يا تو مکمل طور پر قابل اعتبار نہيں ہے يا کم از کم وہ احاديث جو حذيفہ اور ابن مسعود کے علاوہ دوسرے راويوں سے نقل ہوئي ہيں ان کے مقابلہ ميں معتبر نہيں ہے.

ہم اس کتاب ميں صحاح سے نقل ہونے والي تمام روايات کي اسناد کي تحقيق کريں گے خصوصا وہ روايات جو حذيفہ اور ابن مسعود سے نقل ہوئي ہيں اور دوسرے روات سے نقل ہونے والي روايات کي ضروري حد تک تحقيق کريں گے.

حديث اقتدا درج ذيل روات سے نقل ہوئي ہے:

۱.حذيفہ بن يمان؛

۲.عبداللہ بن مسعود؛

۳.ابوالدرداء؛

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

٤.انس بن مالكؓ؛

٥.عبدالله بن عمر؛

٦.عبدالله بن ابي هذيل كي جده؛

كتاب كے اس حصه ميں ہم اس حديث كي مختلف اسناد كو بيان كرنے كے ساتھ ساتھ ان كے رواة كے حالات زندگي بھي بيان كريں گے.

روايت حذيفہ:

سند احمد بن حنبل

حديث اقتدا كو احمد بن حنبل اس طرح روايت كرتے ہيں ؛ سفيان ابن عينيه ، زائده سے وه عبد الملكؒ بن عمير سے، وه ربيع بن خراش سے اور انہوں نے حذيفہ سے يوں نقل كيا ہے كہ پيغمبر گرامي □ نے ارشاد فرماياكہ:

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

"ميرے بعد ابو بكر اور عمر كي پيروي كرو"[1]

وہ اس سند سے كہتے ہيں:

وكيع، سفيان سے اور وہ عبد الملك ابن عمير سے (جو ربعي بن خراش كا غلام تھا)[2] وہ ربيعي بن خراش سے اور انہوں نے حذيفہ سے يوں نقل كيا ہے كہ ہم پيغمبر گرامي اسلام ﷺ[3] كي خدمت اقدس ميں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمايا:

---

[1] مسند احمد ٥٢٨٦ حديث ٢٢٧٣٤

[2] كلمہ مولي، اسناد روايات ميں آزاد شدہ غلام كے معني ميں استعمال ہوتا ہے يا پھر اس شخص كے توسط سے دائرہ اسلام ميں داخل ہوتا ہے جس كا نام اس كے بعد ذكر كيا جاتا ہے اور كبھي كبھي ايك دوسرے كے ساتھ عہد و پيمان باندھنے كے معني ميں بھي استعمال ہوتا ہے۔

[3] اگرچہ اہلسنت كے مآخذ ميں پيغمبر اكرم ﷺ كے اسم گرامي كے بعد ناقص و ادھورا درود و سلام لكھا جاتا ہے ليكن ہم آنحضرت كے فرمان كي روشني ميں مكمل صلوت كو ذكر كريں گے۔

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

" مجھے معلوم نہيں کہ ميں تمہارے درميان کتنے دن باقي رہتا ہوں لہذا ميرے بعد ان دو افراد کي اقتدا کرنا" اور اس کے بعد آپ نے ابو بکر و عمر کي طرف اشارہ کيا اور عمار کے عہد و پيمان سے تمسک کرنا اور جو کچھ ابن مسعود تمہارے ليے نقل کرے اس کي تصديق کرنا.[1]

سند ترمذي

ترمذي بھي اس حديث کي روايت کرتے ہوئے کہتے ہيں کہ حسن بن صباح بزاز نے سفيان بن عينيہ سے وہ زائدہ سے وہ عبدالملک بن عمير سے وہ ربعي سے اور انھوں نے حذيفہ سے نقل کيا ہے کہ رسول خدا نے فرمايا: "ميرے بعد ابو بکر و عمر کي پيروي کرو"

[1] مسند احمد۔۵۳۳۶

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

وہ اس حديث كو اس باب ميں ابن مسعود سے نقل كرتے ہوئے اس كے ذيل ميں يوں رقمطراز ہيں كہ ابو عيسي كہتے ہيں كہ يہ حديث، حديث حسن ہے.[1]

ترمذي مزيد كہتے ہيں كہ سفيان بن ثوري نے بھي اس حديث كو عبدالملك بن عمير سے (جو ربعي كا غلام تھا) انہوں نے ربعي سے وہ حذيفہ سے اور انہوں نے پيغمبر اكرم سے نقل كيا ہے.

اسي طرح وہ كہتے ہيں كہ احمد بن منيع اور كچھ دوسرے افراد نے اسي قسم كي روايت سفيان بن عينيہ اور وہ عبد الملك بن عمير سے روايت نقل كي ہے.سفيان بن عينيہ نے اس حديث ميں تدليس كي ہے كبھي حديث كو زائدہ جس نے عبد الملك بن عمير سے نقل كيا ہے اور كبھي زائدہ سے

[1] حديث حسن، اہل تسنن كي اصطلاح ميں اس حديث كو كہتے ہيں كہ جس كے راوي درجہ وثاقت كے نزديك ہوں۔

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

نقل نہيں کرتا ہے اور دوسري طرف اس حديث کو ابراہيم بن سعيد اور وہ سفيان ثوري سے ، وہ عبد الملکؒ بن عمير سے اور (وہ ربعي کے غلام سے) انہوں نے ربعي سے اور وہ حذيفہ سے اور انہوں نے پيغمبر خدا سے نقل کيا ہے.[1]
ترمذي مزيد کہتے ہيں کہ محمود بن غليان نے وکيع سے اور وہ سفيان سے ،وہ عبد الملکؒ بن عمير سے ،وہ ربعي کے غلام سے اور وہ ربعي بن خراش سے اور انہوں نے حذيفہ سے ہمارے لئے نقل کيا اور کہا : ہم بيٹھے ہوئے تھے......[2]

اس حديث کو ابن ماجہ نے بھي اپني سند کے ساتھ يوں نقل کيا ہے؛

---

[1] سنن ترمذي ۵/۳۷۴-۳۷۵، کتاب مناقب، باب مناقب ابي بکر و عمر

[2] سنن ترمذي ۵/۴۳۹ کتاب مناقب، باب مناقب عمار بن ياسر، حديث ۳۸۲۵

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

وه عبدالملكؒ بن عمير سے وه (ربعي كے غلام سے) اور وه ربعي بن خراش سے نقل كرتے ہيں، حذيفہ بن يمان كہتے ہيں كہ رسول خدا ؐ نے فرمايا:

"انى لا ادرى ما قدر بقائى فيكم...".[1]

يعني مجھے نہيں معلوم كتنا عرصہ تمہارے درميان زنده رہوں.

اسناد حاكم

حاكمؒ نے بھي اپني اسناد كے ساتھ كچھ اس طرح نقل كيا ہے.

عبد الملكؒ بن عمير وه ربعي بن خراش سے نقل كرتے ہيں كہ حذيفہ كہتے ہيں كہ ميں نے رسول خدا ؐ كو فرماتے

---

[1] سنن ابن ماجہ ۱/۱۱۷-۱۱۸، باب فضائل اصحاب رسول الله، فضل ابي بكر، حديث ۹۷

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ابوبکر و عمر کي اقتدا کرنا اور عمار کے طریقہ کار کو اپنائے رکھنا اور ابن ام عبد کے دستور و احکام کي پیروي کرنا اسي طرح وہ ربعي سے نقل کرتے ہیں کہ حذیفہ کہتے ہیں کہ رسول نے فرمایا:

"میرے بعد ابوبکر و عمر کي پیروي کرنا" اور عمار کے طور طریقے کو اپنائیں اور جب بھي ابن ام عبد کوئي حدیث کہے تو اس کي تصدیق کرنا اسي طرح وہ ربعي کے غلام ھلال، وہ ربعي بن خراش، انہوں نے حذیفہ سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر گرامي اسلام نے فرمایا کہ "میرے بعد ابو بکر و عمر کي پیروي کریں".

وہ اپني سند سے عبد الملك بن عمیر اور وہ ربعي بن خراش سے نقل کرتے ہیں کہ حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ "میرے بعد ابوبکر و عمر کي اقتدا کریں اور عمار کي روش کو اپنائیں اور ابن ام عبد کے دستور

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

و احکام کي پیروي کرنا" حاکم اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:

یہ ان گرانقدر احادیث میں سے ایك حدیث ہے جس میں شیخین کے فضائل بیان ہوئے ہیں. اس سند کي یحیي حمّاني نے ثوري اور مسعر کے حوالہ سے تقویت کي ہے اور اسي طرح وکیع و حفص بن عمر الابلي[1] نے مسعر کے حوالہ سے

[1] اس حدیث کي سند پر نقد کرنے کے سلسلہ میں ہم صرف عبد الملك بن عمیر پر ہي اکتفا کریں گے کہ جسے حدیث میں مرکزي حیثیت حاصل ہے۔ یہ وہي حدیث ہے جس کو حاکم نے صحیح ثابت کرنے کیلئے ایڑي چوٹي کا زور لگایا ہے اس لئے کہ شیخین کي مدحت بیان کرنے میں حاکم، مسلم اور بخاري سے بھي زیادہ اشتیاق رکھتے ہیں جبکہ ابن عدي نے روایت میں مذکور (حفص بن عمر ابلي) کا شمار اپني کتاب "الکامل في الضعفاء" میں کیا ہے۔ وہ حدیث اقتدا کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ تمام محدثین یا تو اس حدیث کے مضمون کے منکر ہیں یا پھر اس کي سند کے انکار کرنے والے ہیں؛ الکامل ۲۸۸/۳

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

تقويت پہنچائي ہے. حميدي اور دوسرے محدثين نے صرف ابن عينيہ کي روايت پر اکتفا کيا ہے اور اسي طرح اسحاق بن عيسي بن طباع نے بھي اس سند کو ابن عينيہ کے ذريعہ تقويت پہنچائي ہے. جو کچھ ہم نے ذکر کيا ہے اس کي روشني ميں اس حديث کا صحيح ہونا ہمارے لئے ثابت ہو جاتا ہے اگرچہ بخاري اور مسلم نے اس کو ذکر نہيں کيا ہے.[1]

سند پر تنقيد

اب جبکہ حديث اقتدا حذيفہ بن يمان اور دوسرے مختلف ماخذ سے نقل ہوئي ہے ، اس حديث کي سند کي

حافظ هيثمي ، ترمذي اور بحراني سے نقل کرنے کے بعد کہتے ہيں کہ اس کي سند ميں يحي بن عبدالحميد حماني ذکر ہوا ہے اور وہ ضعيف ہے۔ مجمع الزوائد ٩/٤٨٤-٤٨٥، کتاب مناقب، باب فضائل عمار بن ياسر و اهل بيتہ۔

[1] مستدرک حاکم ٣/٧٩-٨٠، کتاب معرفت صحابہ، باب ابوبکر بن ابي قحافہ ، حديث ٤٤٥١-٤٤٥٥

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

تحقيق كرتے ہيں چنانچہ ہم اس حديث كي سند پر دو طريقوں سے نقد كريں گے.

۱. اس حديث كي مشہور و معروف سند حذيفہ بن يمان كي طرف سے ہے اور قارئين محترم ملاحظہ كر سكتے ہيں كہ اس حديث كا سلسلہ سند عبد الملك بن عمير پر ختم ہو تا ہے. علماء علم رجال كے نزديك وه مدلّس [۱] ، كثير الخطا، مضطرب الحديث [۱] اور نہايت ضعيف شمار كيا جاتا

[۱] مدلّس يعني وه شخص جو ردو بدل كے ذريعے عيب كو پنہاں كر دے، علم الحديث كي اصطلاح ميں تدليس كي دو قسميں ہيں۔(الف) اسناد ميں تدليس يعني راوي كسي ايسے شخص سے حديث كو نقل كرتا ہے كہ جسے نہ تو ديكھا ہو اور نہ ہي اس سے حديث سني ہو يا سلسلہ سند ميں سے كسي ضعيف راوي كو حذف كر دے تاكہ يہ حديث حسن يا صحيح شمار كي جائے اور تدليس كے بارے ميں يہ كہا جاتا ہے كہ "التدليس اخو الكذب" يعني تدليس ايك قسم كا جھوٹ ہے۔(ب) صفات راوي ميں تدليس كا معني يہ ہے كہ حقيقت كو چھپانے كي خاطر راوي كي صفات يا كنيت كو تبديل كر ديا جائے۔

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ہے. احمد كہتے ہيں كہ اس سے قليل مقدار ميں روايات كو نقل كرنے كے باوجود يہ شخص مضطرب الحديث ہے ميں نے اس كے ہاں پانچ سو سے زيادہ حديث كو نہيں پايا اور ان ميں بھي بہت زيادہ خطا اور اشتباہ پايا جاتا ہے.[٢]

اسحق بن منصور، عبد الملكؒ كے بارے ميں يوں رقمطراز ہيں كہ احمد اس كو واقعا ضعيف سمجھتے ہيں.[٣] احمد نيز ايكؒ اور مقام پر كہتے ہيں كہ وہ ضعيف ہے اور خطا كرتا ہے.[٤]

قابل تعجب بات يہ ہے كہ احمد بن حنبل اس كے باوجود كہ وہ عبد الملكؒ كو ضعيف اور نقل حديث ميں اشتباہ اور

---

[١] مضطرب الحديث اس حديث كو كہا جاتا ہے كہ جس كا متن يا سند مختلف انداز سے نقل ہوئي ہو اس طرح كہ اس كي حقيقي اور واقعي صورت مشخص نہ ہو سكے اور اس قسم كي حديث نقل كرنے والے كو مضطرب الحديث كہا جاتا ہے۔

[٢] تهذيب التهذيب ٣٦٠/٦ اور دوسرے ماخذ

[٣] تهذيب التهذيب ٣٦٠/٦، ميزان الاعتدال ٤٠٦/٤

[٤] ميزان الاعتدال ٤٠٦/٤

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

غلطي كرنے والا سمجھتے ہيں پھر بھي اپني سند ميں حديث اقتدا جيسي حديث كو ذكر كرتے ہيں اور اپني اس كتاب ميں حجت قرار ديتے ہيں!

ابن معين اس كے بارے ميں كہتے ہيں كہ وہ مخلّط[1] ہے.[2]

ابو حاتم كہتے ہيں كہ عبد الملك كا حافظہ قوي نہيں تھا........

ايك اور مقام پر كہتے ہيں كہ تمام علماء كے نزديك وہ قوي حافظہ والا معروف نہيں ہے.[3]

ابن خراش كہتا ہے كہ شعبہ كے نزديك وہ قابل قبول نہيں ہے.[4]

---

[1] حديث شناسي كي اصطلاح ميں مخلط يعني وہ شخص جو قول نقل كرنے ميں احتياط سے كام نہ لے اور صحيح و غلط كو باہم خلط ملط كر دے۔

[2] ميزان الاعتدال ٤/٤٠٦، تهذيب التهذيب ٦/٣٦٠

[3] تهذيب التهذيب ٦/٣٦٠

[4] ميزان الاعتدال ٤/٤٠٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ذهبي کہتے ہيں کہ ابن جوزي نے اس کا تذکرہ کيا ہے اور اس کے بارے ميں يہ کہا ہے کہ علماء کے نزديك وہ معيوب شخص ہے ليکن اس کے ثقہ ہونے کے بارے ميں کچھ ذکر نہيں کيا ہے.[1]

ابن حجر عسقلاني، عبد الملك کے بارے ميں کہتے ہيں کہ وہ مدلس شخص تھا.[2]

دوسري طرف يہي عبد الملك تھا کہ جس نے امام حسين کے ايلچي عبد الله بن يقطر-يا قيس بن مسهّر صيداوي- جو کوفہ ميں تھے کا سر تن سے جدا کيا تھا.

تاريخ ميں ذکر ہوا ہے کہ جب ابن زياد کے حکم سے حسين کے سفير کو دار الامارہ سے نيچے گرايا گيا تھا تو ابھي اس کي جان ميں کچھ رمق باقي تھي تو عبد الملك بن عمير اس

---

[1] ميزان الاعتدال ٤/٤٠٦

[2] تقريب التهذيب ١/٦١٨

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

كے قريب آيا اور سر كو تن سے جدا كيا جب اس پر اعتراض كيا گيا كہ تو نے ايسي حركت كيوں كي ؟ تو اس نے جواب ميں كہا كہ "ميں چاہتا تھا كہ اسے آرام و سكون مل جائے"[1]

٢. عبد الملكؑ بن عمير نے يہ حديث ربعي بن خراش سے نہيں سني ہے اور اسي طرح ربعي نے بھي حذيفہ بن يمان سے نہيں سني ہے.

اس مطلب كو مناوي نے ذكر كيا ہے اور كہا ہے كہ ابن حجر كہتے ہيں كہ عبد الملكؑ كي وجہ سے اس حديث ميں اختلاف پايا جاتا ہے ابو حاتم كے نزديكؑ يہ حديث قابل اعتراض ہے اور بزار بھي ابن حزم كي مانند كہتے ہيں كہ يہ حديث صحيح نہيں چونكہ عبد الملكؑ نے اس حديث كو

---

[1] تلخيص الشافي ٣/٣٣-٣٥، روضة الواعظين ١٠/١٧٧-١٧٨، مقتل حسين ص ١٨٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ربعي اور ربعي نے حذيفہ سے نہيں سني ليكن حديث كيلئے شاہد موجود ہے.[1]

ہاں اگر شاہد حديث ابن مسعود ہے كہ جس طرح حاكم نيشاپوري اور مناوي نے وضاحت كي ہے تو عنقريب ہم اس كے اشكالات كو ذكر كريں گے اور اگر شاہد حديث ربعي كي دوسري سند كے مطابق حذيفہ ہے تو پھر اس حديث كو ترمذي نے اس طرح نقل كيا ہے.

سعيد بن يحيي بن سعيد اموي نے وكيع سے ، وہ سالم بن علاء مرادي سے ، وہ عمر بن ھرم سے اور وہ ربعي بن خراش سے اور انہوں نے حذيفہ سے نقل كيا ہے كہ پيغمبر اكرم بيٹھے ہوئے تھے كہ آپ نے ارشاد فرمايا : "مجھے نہيں معلوم كتنا عرصہ تمہارے درميان رہوں".اس وقت آپ

[1] فيض القدير ٢/٧٢-٧٣

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

نے ابو بكر و عمر كي طرف اشارہ كر كے فرمايا: "ميرے بعد ان دونوں كي پيروي كرنا".[1]

اس روايت كو ابن حزم كچھ يوں نقل كرتے ہيں.

اس حديث كو ہمارے رفقاء ميں سے ايكؒ نے قاضي ابي وليد بن فرضي سے ، انہوں نے ابن دخيل سے اور انہوں نے عقيلي سے اور وہ محمد بن اسماعيل بن فضيل سے وہ وكيع اور وہ سالم مرادي سے وہ عمرو بن هرم اور وہ ربعي بن خراش اور ابي عبداللہ سے (جو حذيفہ كے رفقاء ميں تھے)اور انہوں نے حذيفہ سے اخذ كي ہے.[2]

---

[1] سنن ترمذي ، ٣٧٥/٥، كتاب مناقب ، باب مناقب ابو بكر و عمر ، حديث ٣٦٨٣

[2] الاحكام في اصول الاحكام ٨٠٩/٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

سند حديث پر اجمالي نظر

اس حديث کي سند ميں تين روات کے نام موجود ہيں جو قابل تحقيق ہيں .ہم ماہرين علم رجال کے اقوال کي روشني ميں ان کي تحقيق کرتے ہيں.

۱.سالم بن علاء مرادي

حديث ميں مرکزي حيثيت اسي شخص کو حاصل ہے ابن حزم روايت کو نقل کرنے کے بعد جيسا کہ پہلے گزر چکا ہے - کہتے ہيں کہ سالم بن علاء مرادي نقل حديث کے معاملہ ميں ضعيف ہے.

ذھبي ميزان الاعتدال ميں اس کے متعلق کہتے ہيں کہ ابن معين اور نسائي اس کو ضعيف کہتے ہيں.[1]

---

[1] ميزان الاعتدال ۱٦٦/۳

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

كتاب الكاشف ميں اس كے سوانح حيات ميں اسے ضعيف شمار كيا گيا ہے.[1]

تہذيب التہذيب كے مصنف نے بھي اس كے بارے ميں اس طرح كہا ہے كہ دوري نے ابن معين سے نقل كيا ہے كہ سالم ضعيف الحديث ہے.[2]

كتاب لسان الميزان ميں ذكر ہوا ہے كہ عقيلي نے اس كا تذكرہ كيا ہے اور ابن جارود نے اس كو ضعيف جانا ہے.[3]

۲.عمرو بن ھرم

مذكورہ حديث كا ايكٓ راوي عمرو بن ھرم ہے جو قطّان كے نزديكٓ ضعيف ہے.[1]

---

[1] الكاشف۱/۲۹۷

[2] تہذيب التہذيب۳/۳۳۸

[3] لسان الميزان۳/۸

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

۳.وکيع بن جرّاح

حديث کا تيسرا راوي وکيع بن جراح ہے کہ علماء علم رجال نے اس کي طعن و تشنيع کي ہے.[2]

حذيفہ سے منقول ہے کہ حديث کي سند ميں ان تين مذکورہ راويوں کے علاوہ ربعي بن خراش کے غلام کا بھي تذکرہ پايا جاتا ہے جس کے متعلق ابن حزم نے بڑي وضاحت کے ساتھ کہا ہے کہ يہ شخص مجہول الحال ہے .البتہ بعض سلسلہ سند ميں اس غلام کا نام "هلال" ليا گيا ہے اور يہ بھي مجہول ہے.ابن حزم اس کے بارے ميں کہتے ہيں کہ بعض محققين نے ربعي کے غلام کا نام ، هلال ذکر

---

[1] ميزان الاعتدال ۳۴۹/۵

[2] ميزان الاعتدال ۱۲۷/۷

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

كيا ہے جبكہ يہ شخص بھي مجہول الحال ہے اور كوئي نہيں جانتاكہ يہ كون ہے.[1]

روايت ابن مسعود

ترمذي نے ابن مسعود كي روايت كو اس طرح نقل كيا ہے.

ابراہيم بن اسماعيل بن يحيي بن سلمہ بن كہيل نے ہمارے لئے يوں روايت نقل كي ہے كہ ميرے باپ نے اپنے والد سے ، انہوں نے سلمہ بن كہيل سے ، وہ ابي الزعراء سے اور انہوں نے ابن مسعود سے نقل كيا ہے كہ ابن مسعود نے كہا ہے كہ رسول خدا نے فرمايا:

"ميرے بعد ميرے ان دو اصحاب يعني ابو بكر و عمر كي اقتدا كرنا اور عمّار كے طرز عمل كو اپنانا اور ابن مسعود كے دستور و احكام سے تمسك كرنا".[1]

---

[1] الاحكام في اصول الاحكام ٨٠٩/٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

حاکمِ اس حديث کو حذيفہ سے نقل کرنے بعد کہتے ہيں :

اس حديث کي صحيح سند پر شاہد، ہم نے عبداللہ بن مسعود سے ليا ہے کہ ابو بکر بن اسحق نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے اور انہوں نے ابراہيم بن اسماعيل بن يحيي بن سلمہ بن کہيل کے توسط سے ہمارے لئے روايت کي ہے اور کہا ہے کہ ہمارے باپ نے اپنے باپ سے ، انہوں نے ابي الزعراء سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے نقل کيا ہے کہ پيغمبر اکرم ﷺ نے ارشاد فرمايا :

"ميرے بعد ان دو يعني ابو بکر و عمر کي اقتدا کرنا اور عمار کے طرز عمل کو اپنائے رکھنا اور ابن مسعود کے دستور و احکام سے تمسك کرنا".[2]

[1] سنن ترمذي ٥/٤٤٢، کتاب مناقب، باب مناقب عبداللہ بن مسعود، حديث ٣٨٣١

[2] مستدرک حاکمِ ٣/٨٠، کتاب معرفتہ صحابہ، باب ابوبکر بن ابي قحافہ، حديث ٤٤٥٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

سند كي تحقيق و تنقيد

يہ روايت بھي روايت حذيفہ كي طرح چند پہلوؤں سے قابل تنقيد وتحقيق ہے.

(١). ترمذي كے نزديك اس حديث كا سلسلہ سند مجہول ہے. وہ كہتے ہيں كہ ہم اس حديث كو صرف يحيي بن سلمہ بن كہيل كے سلسلہ سند سے پہچانتے ہيں.

ترمذي يہ بيان كرنے كے بعد يحيي كو ضعيف شمار كرتے ہوئے كہتے ہيں: يہ حديث ابن مسعود كے سلسلہ سند سے "غريب"[1] ہے.ہم اس حديث كو صرف يحيي بن سلمہ بن

[1] غريب روايت اس روايت كو كہا جاتا ہے جو چند اصحاب سے نقل ہو اور مشہور ہو جائے؛ ليكن راوي اس حديث كو اس طرح نقل كرے كہ اس كا سلسلہ سند ان اصحاب تك نہ پہنچتا ہو۔

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

كہيل كے سلسلہ سند سے پہچانتے ہيں اور يحيي بن سلمہ نقل حديث ميں ضعيف شمار كيا گيا ہے.[1]

(۲). علماء رجال كے نزديك اس سند ميں يحيي بن سلمہ بن كہيل ايك ضعيف ، متروك ، منكر الحديث[2] اور بے ارزش راوي ہے.

ترمذي اس كے بارے ميں كہتے ہيں كہ يحيي بن سلمہ ضعيف راوي ہے.

مقدسي، يحيي بن سلمہ كے بارے ميں دوسرے محققين كے اظہار خيال كو يوں بيان كرتے ہيں : ابن معين كے نزديك

[1] سنن ترمذي ٤٤٢/٥، كتاب مناقب، باب مناقب عبدالله بن مسعود ، حديث ٣٨٣١

[2] منكر الحديث : منكر الحديث اس حديث كو كہا جاتا ہے كہ جس كے موضوع كي تائيد نہ كي جائے اور ايسي حديث نقل كرنے والے كو منكر الحديث كہا جاتا ہے-

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

يحيي ضعيف راوي ہے ،ابو حاتم كہتے ہيں كہ يحيي قوي نہيں ہے.

بخاري رقمطراز ہے كہ اس كي احاديث ميں منكر احاديث موجود ہيں.

نسائي كے نزديك وہ ثقہ نہيں ہے اور ترمذي كے نزديك يحيي بن سلمہ نقل حديث ميں ضعيف ہے.[1]

ذھبي نے بھي كہا ہے كہ يحيي نقل حديث ميں ضعيف ہے.[2]

ابن حجر، يحيي كے بارے ميں علماء رجال كے خيالات كو بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں كہ ابن حبّان نے اسے ضعيف رواۃ ميں شمار كرتے ہوئے كہا ہے كہ وہ منكر الحديث ہے اوراس كي احاديث سے استدلال نہيں كيا جاسكتا.

---

[1] الكمال في اسماء الرجال-خطي نسخہ-تہذيب الكمال ۳۱/۳۶۳، ۳۶۲

[2] الكاشف ۳/۲۴۴

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

نسائي اپني كتاب "الكني" ميں اس كے بارے ميں كہتے ہيں كہ يحيي متروك الحديث ہے.ابن نمير نے اس كے بارے ميں يوں اظہار خيال كيا ہے كہ : يحيي كي روايات نقل كرنے كے قابل نہيں ہيں.

دارقطني اس كے بارے ميں كہتے ہيں كہ يحيي باب الحديث ميں متروك ہے اور ايك دوسرے مقام پر كہتے ہيں كہ وہ ضعيف ہے.

عجلي بھي اس كے بارے ميں رقمطراز ہيں كہ وہ نقل حديث ميں ضعيف ہے.....[1]

اس سلسلہ سند ميں اسماعيل بن يحيي بن سلمہ كا نام بھي نظر آتا ہے جو ضعيف اور متروك الحديث ہے.[2]

---

[1] تہذيب التہذيب ١١/١٩٦

[2] متروك راوي اس راوي كو كہا جاتا ہے كہ محدثين اس كي حديث پر عمل كرنے سے گريزاں ہوں۔

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

دار قطني ، ازدي اور دوسرے علماء نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اسماعيل كي روايات متروک ہیں.[1]

(٤).اس سلسلہ سند میں ايك اور راوي جو قابل تحقيق ہے وہ ابراہيم بن اسماعيل بن يحيي ہے.وہ نقل حديث میں سہل انگار، متروک، ضعيف اور مدلّس ہے.

ذهبي نے بهي اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا ہے کہ ابو زرعہ کے نزديك وہ نقل حديث میں سهل انگاري سے کام ليتا ہے اور ابو حاتم نے اس کو باب الحديث میں متروک جانا ہے.[2]

ابن حجر، ابراہيم کے بارے میں کہتے ہیں کہ ابن ابي حاتم نے کہا ہے کہ میرے باپ نے ابراہيم كي حديث کو لکھا ؛ ليکن وہ اسے دوست نہیں رکھتے تھے لہذا اس کے یہاں

[1] ميزان الاعتدال ٤١٧/١، المغني في الضعفاء ١٣٤/١، تهذيب التهذيب ٣٠٣/١

[2] ميزان الاعتدال ١٣٦/١، المغني في الضعفاء ١٧/١

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

نہيں جاتے تھے اور نہ ہي مجھے لے کر گئے . ميں نے ابوزرعہ سے ان کے بارے ميں دريافت کيا تو انہوں نے جواب ديا: کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے باپ سے احاديث کو نقل کرتا تھا، اس کے بعد اپنے والد کو چھوڑ کر ان احاديث کو اپنے چچا کي طرف منسوب کر ديا ، اس لئے کہ اس کا چچا لوگوں ميں مشہور تھا.

ابن حجر ، عقيلي سے نقل کرتے ہوئے اس کے بارے ميں کہتے ہيں کہ مطين سے منقول ہے کہ ابن نمير اسے پسند نہيں کرتے تھے اور وہ ان کے ہاں ضعيف تھا اور اس کے بارے ميں يہ بھي کہا کہ وہ منکر احاديث کي روايت کرتا تھا.

عقيلي ، ابراہيم کے بارے ميں کہتے ہيں کہ اس کي منقول احاديث قابل ارزش نہيں تھيں.[1]

---

[1] تہذيب التہذيب ۱/۹٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اسي وجہ سے حافظ ابن عدي نے يحيي بن سلمہ بن کہيل کو اپني كتاب" الضعفاء الكبير" ميں ذكر كيا ہے اور بڑے بڑے محدّثين جيسے بخاري ، يحيي بن معين اور نسائي نے اسے مجروح اور ضعيف قرار ديا ہے .اس کے بعد صحيح ترمذي نے اس كي سند سے منقول حديث كو ذكر كرتے ہيں جس کا متن کچھ يوں ہے: عليؑ بن احمد بسطام نے سہل بن عثمان سے اور وہ يحيي بن ذكريا سے ، وہ ابن ابي زائدہ سے اور انہوں نے يحيي بن سلمہ بن کہيل سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ ابي الزعراء سے اور انہوں نے عبدالله بن مسعود سے نقل كيا ہے کہ پيغمبر اكرم ؐ نے فرمايا کہ ميرے بعد ان كي اقتدا كرنا.....[1]

---

[1] الكامل في الضعفاء ٩/٢٠-٢١

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

حافظ ذهبي ،حاكم كے ہاں صحيح حديث كي طرف اشارہ كرتے ہوئے كہتے ہيں كہ اس كي سند كي كوئي قدرو قيمت نہيں ہے.[1]

حافظ سيوطي نے ترمذي سے ،حاكم نيشاپوري اور طبراني نے ابن مسعود سے كچھ اس طرح نقل كيا ہے كہ : "ميرے بعد ميرے دو صحابہ -ابوبكر و عمر-كي اقتدا كرو اور عمار كے طور طريقے پر چلو اور ابن مسعود كے دستور و احكام سے تمسّك كرو".

ترمذي اس حديث كے ذيل ميں رقمطراز ہيں كہ يہ حديث غريب اور ضعيف ہے البتہ طبراني اور حاكم نيشاپوري نے اس حديث كو ابن مسعود سے نقل كيا ہے .واضح رہے كہ محدثين نے اس حديث پر اشكال كئے ہيں.

---

[1] تلخيص المستدرك ٧٦/٣

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ليكن يہ بات قابل توجہ ہے كہ حاكمِ اور مناوي نے اس حديث كو صحيح جانتے ہوئے اس حديث سے استدلال كيا ہے.[1] اور اس سے بھي زيادہ تعجب اس بات پر ہے كہ حاكمِ نے كہا ہے كہ ترمذي نے اس حديث كو ابن مسعود كي سند سے نقل كيا ہے اور روايت كو حسن خيال كرتا ہے.[2]

البتہ يہاں پر يہ اشكال بھي كيا جا سكتا ہے كہ اگر اس روايت كو ترمذي نقل كرے تو اسے كيا فائدہ ہو گا، اس لئے كہ اس كي كتاب جسے صحيح كہا جاتا ہے اس ميں واضح طور پر اس روايت كو ضعيف كہا گيا ہے.؟!

مئولف كے نزديك ، شايد ترمذي نے اسے نقل كر كے اس لئے ضعيف قرار ديا تاكہ كوئي دھوكہ نہ كھائے اور اس

[1] الجامع الكبير ١/١٣٣

[2] فيض القدير ٢/٧٣

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

كے صحيح ہونے كا وہم وگمان بھي نہ كرے باوجود اس كے كہ اس كي كتاب خصوصا مناقب اورفضائل والا حصہ جعلي احاديث پر مشتمل ہے .جيسا كہ ذھبي نے اپني كتاب" سير اعلام النبلاء" ميں اس كے سوانح حيات كے بارے ميں لكھا ہے اور اہلسنت كے نامور علماء بھي اس بات كي تصديق كرتے ہيں.[1]

روايت ابي الدّرداء

حديث اقتداء كے روات ميں سے ايك راوي ابي الدرداء بھي ہے .ابن حجر مكي اس روايت كو طبراني سے كچھ اس طرح نقل كرتے ہيں .حديث نمبر ٧٢ طبراني ،ابي الدرداء سے نقل كرتے ہيں كہ رسول خدا نے فرمايا كہ :"ميرے بعد ابوبكر و عمر كي اقتدا كريں ، چونكہ وہ

---

[1] رجوع كريں سير اعلام النبلاء ١٣/٢٧٤

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

دونوں حبل الهي (خدا كي رسي) ہيں جو اہل سنت كي طرف لٹكائي گئي ہے جس نے بھي ان دونوں كو مضبوطي سے پكڑا تو گويا اس نے ايسي محكم چيز كے ساتھ تمسكؑ كيا ہے جو آساني سے ٹوٹنے والي نہيں ہے.[1]

روايت ابي الدرداء كي سند كي تحقيق

جو روايت ابي الدرداء كي سند سے منقول ہوئي ہے وہ تين لحاظ سے قابل تحقيق ہے.

۱. حافظ هيثمي نے يہ حديث طبراني سے روايت كي ہے اور كہتے ہيں كہ اس كي سند ميں ايسے افراد پائے جاتے ہيں جن كو ميں نہيں جانتا.

اس كي عبارت كچھ اس طرح ہے كہ ابي الدرداء كہتے ہيں كہ رسول خدا □ نے فرمايا كہ: " ميرے بعد ابو بكر و

[1] الصواعق المحرقہ ۷۷

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

عمر كي اقتدا كريں اس لئے كہ يہ دونوں الهي رسّي ہيں جنہيں اس زمين كي طرف بهيجا گيا ہے، جس نے بهي ان دونوں كو مضبوطي سے پكڑا گويا اس نے ايسي مضبوط اور محكم چيز سے تمسك كر ليا ہے جو ٹوٹ ہي نہيں سكتي".

طبراني نے اس روايت كو نقل كيا ہے ليكن كہا ہے كہ اس ميں ايسے افراد كا تذكرہ ہے جنہيں ميں نہيں جانتا[1]

۲. معاجم طبراني ان كتابوں ميں سے نہيں ہيں كہ جن صحيح قرار ديا گيا ہو يہاں تك كہ يہ ان كتب ميں بهي شمار نہيں ہوتي ہيں جن كے مصنفين نے اپنے اوپر لازم قرار ديا ہو كہ ان ميں صرف صحيح حديث كو نقل كريں گے.

---

[1] مجمع الزوائد ۹/۴۰، كتاب مناقب كا وہ باب جس ميں ابوبكر و عمر كے علاوہ دوسرے خلفاء كے فضائل بيان كئے گئے ہيں۔ حديث ۱۴۳۵۶

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اس بنا پر ،كسي حديث كا صرف معاجم طبراني - معجم الكبير، الاوسط اور صغير ميں موجود ہونے سے اس سے استدلال نہيں كيا جا سكتا.

٣.سند ابي الدرداء ميں ايك صحيح حديث ميں يوں ذكر ہوا ہے كہ:

ام الدرداء كہتي ہيں كہ ايك دن ابو الدرداء غضبناك حالت ميں ميرے پاس آئے ميں نے كہا كس چيز نے تمہيں غضبناك كيا ہے؟

اس نے كہا خدا كي قسم ! ميں محمد □ كي سيرت ميں سے صرف يہ كام ديكھ رہا ہوں كہ وہ باجماعت نماز ادا كرتے ہيں

.

اگر ابو الدرداء نے رسول خدا □ كا يہ كلام كہ "ابو بكر و عمر كي اقتداء كرو... كو سنا ہوتا تو ہرگز ايسي گفتگو نہ كرتے.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

روايت انس بن مالكؓ

روايت كے روات ميں سے ايك راوي ، انس بن مالكؓ ہيں .جلال الدّين سيوطي اس روايت كو كچھ يوں نقل كرتے ہيں كہ پيغمبر خدا نے فرمايا كہ "ميرے بعد ميرے دو صحابہ ؛ ابوبكر و عمر كي اقتداء كريں اور عمار كے طور طريقہ كي پيروي كريں اور ابن مسعود كے دستور و احكام سے تمسكؓ كرنا"

سيوطي اس روايت كو نقل كرنے كے بعد كہتے ہيں كہ اس روايت كو ترمذي نے ابن مسعود اور روياني نے حذيفہ سے نقل كيا ہے .ابن عدي نے بھي اس كو اپني كتاب الكامل ميں نقل كيا ہے.[1]

[1] الجامع الصغير ۸۲/۱، حرف ہمزہ، حديث ۱۳۱۹

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

روایت انس كي سند كي تحقیق

جیساکہ بیان کیا جا چکا ہے کہ حدیث اقتداء كي روایت كي اسناد قابل تحقیق و تنقید ہیں ، چونکہ ترمذي اس حدیث کو ابن مسعود سے نقل کرنے کے بعد ضعیف خیال کرتے ہیں اور دوسري طرف حذیفہ سے منقول حدیث كي تمام اسناد کا ضعیف ہونا ثابت کیا جا چکا ہے.

اب ہم انس بن مالکؓ كي حدیث كي تحقیق و تنقید کرتے ہیں

.

یہ حدیث ابن عدي كي کتاب الکامل میں کچھ اس طرح نقل ہوئي ہے.

ابو زید حماد بن دلیل قاضي مدائن نے عليؓ بن حسن بن سلیمان سے ، انہوں نے احمد بن محمد بن معليؒ آدمي سے انہوں نے ابو رجاء مسلم بن صالح سے اور وہ حماد بن دلیل

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

سے اور انہوں نے عمر بن نافع سے نقل کیا ہے کہ عمرو بن هرم کہتے ہیں کہ میں اور جابر بن زید ، انس بن مالكؓ کے یہاں گئے تو انہوں نے کہا کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: " وہ دو جو میرے بعد ہیں ؛ یعني ابو بکر و عمر انکي اقتداء کرنا اور ابن ام عبد کے دستور و احکام سے تمسكؒ کرنا اور عمار کے طریقے کو اپنائے رکھنا. "

اسي قسم کي روایت کو اسي اسناد کے ساتھ، محمد بن عبد الحمید فرغاني نے صالح بن حکیم بصري سے اور انہوں نے ابو رجاء مسلم بن صالح سے اور وہ ابو زید حماد بن دلیل قاضي مدائن سے اور انہوں نے عمر بن نافع سے ہمارے لئے نقل کیا ہے.

محمد بن سعید حرّاني نے جعفر بن محمد بن صبّاح سے اور انہوں نے مسلم بن صالح بصري سے بھي اسي قسم کي روایت کو اسي اسناد کے ساتھ ہمارے لئے نقل کیا ہے.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اسي طرح علىؒ بن حسن بن سليمان نے احمد بن محمد بن معليؒ آدمي سے، انہوں نے مسلم بن صالح سے اور وہ حماد بن دليل سے اور انہوں نے عمر بن نافع سے اور وہ عمرو بن هرم سے اور وہ ربعي سے اور انہوں نے حذيفہ سے اور انہوں نے رسول خدا ﷺ سے اسي حديث كو ہمارے لئے نقل كيا ہے.

ابن عدي كہتے ہيں كہ حماد بن دليل جو اس حديث كا ايك راوي ہے، بہت كم روايات نقل كرتا ہے اور اس نے اس حديث كو دو اسناد كے ساتھ ذكر كيا ہے جو اس كے علاوہ كسي نے ذكر نہيں كي ہيں.[1]

[1] الكامل في الضعفاء ٣/٢٩-٣٠

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

سندكي تحقيق

ابھي ہم نے ان اسناد كو تفصيل كے ساتھ ذكر كيا ہے لہذا يہي مقام ہے كہ روايات كے بارے ميں بھي تحقيق كي جائے.
ان تمام اسناد ميں يہ عبارت ذكر كي گئي ہے كہ مسلم بن صالح نے حماد بن دليل سے ، انہوں نے عمر بن نافع سے اور انہوں نے عمرو بن ھرم سے.

يہ راوة علماء رجال كے نزديك قابل قبول نہيں ہيں.عمرو بن ھرم كے بارے ميں آپ جان چكے ہيں كہ اس كي طعن وتشنيع كي گئي ہے.

دوسري طرف يحيي بن معين ، عمر بن نافع كے بارے ميں كہتے ہيں كہ عمرو كي حديث كي كوئي اہميت نہيں ہے.[1]

---

[1] الكامل في الضعفاء ٦/٩٣

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ابن سعد سے منقول ہے کہ اس نے عمرو کے بارے میں کہا ہے کہ اس کي حديث سے استدلال نہيں کيا جا سکتا.[1]

حماد بن دليل کے بارے ميں بھي علم رجال کے ماہرين کچھ يوں اظہار خيال کرتے ہيں: ابن عدي نے اس کو اپني کتاب الکامل في الضعفاء ميں ذکر کيا ہے.

ذھبي نے بھي اس کا نام المغني في الضعفاء[2] اور ميزان الاعتدال في نقد الرجال ميں ذکر کيا ہے اور مزيد کہا ہے کہ ابو الفتح ازدي اور دوسرے علماء نے بھي اس کو ضعيف جانا ہے.[3]

ابن جوزي نے بھي اس کا تذکرہ الضعفاء ميں کيا ہے.[4]

---

[1] تہذيب التہذيب ٤٢٣/٧

[2] المغني في الضعفاء ٢٨٦/١

[3] ميزان الاعتدال ٣٥٩/٢

[4] کتاب الضعفاء و المتروکين ٢٣٣/١، رجوع کريں حاشيہ تہذيب الکمال ٢٣٦/٧

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ليكن مسلم بن صالح كے بارے ميں كہا جاتا ہے كہ ابھي تك اس كو نہيں پہچانا گيا ہے.

عبد الله بن عمر بھي حديث اقتدا كے رواة ميں شمار ہوتے ہيں ذھبي نے ان كي روايت كو اس طرح نقل كيا ہے.احمد بن صليح نے ذوالنون مصري سے اور انہوں نے مالك سے اور وہ نافع سے نقل كرتے ہيں كہ ابن عمر كہتے ہيں كہ پيغمبر خدا نے ارشاد فرمايا : "ميرے بعد ان دونوں كي اقتدا كرنا ."

حافظ ذھبي اس روايت كو نقل كرنے كے بعد كہتے ہيں كہ يہ روايت احمد سے غلطي سے سرزد ہوئي ہے اور قابل اعتماد نہيں.[1]

ذھبي ايك اور مقام پر اس روايت كو نقل كرتے ہيں كہ عقيلي ، محمد بن عبد الله بن عمر بن قاسم بن عبدالله بن

[1] ميزان الاعتدال١/٢٤٢-٢٤٣

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

عبيداللہ بن عاصم بن عمر بن خطّاب عدوي عمري کے نام کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہيں کہ اس کي حديث صحيح نہيں ہے اور يہ راوي نقل حديث ميں قابل شناخت نہيں ہے.

ذھبي ايک اور سند کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے کہتے ہيں کہ احمد بن خليل نے ابراہيم بن محمد حلبي سے اور انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عمر بن قاسم سے اور انہوں نے مالکؒ سے اور وہ نافع سے نقل کرتے ہيں کہ ابن عمر روايت مرفوعہ ميں کہتے ہيں کہ پيغمبر اکرم ﷺ نے فرمايا "ميرے بعد ان دونوں کي اقتداء کرنا.

اس قسم کي حديث کا مالکؒ کي روايت کے ساتھ کوئي تعلق نہيں ہے.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

دارقطني اس بارے ميں رقمطراز ہيں کہ يہي عمري، مالکؒ سے باطل حديثيں نقل کرتے ہيں. ابن منده کہتے ہيں کہ اس کے ہاں منکر احاديث ہيں.[1]

اس حديث کو ابن حجر نے نقل کيا ہے اور کہتے ہيں کہ عقيلي اس حديث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہيں کہ يہ حديث منکر ہے اور اس کي کوئي اصل و حقيقت نہيں ہے

اس روايت کو دارقطني نے بھي احمد بن خليل بصري سے اس کي سند کے ساتھ نقل کيا ہے اور اس کي سند کو اسي طرح ذکر کيا ہے، پھر کہتے ہيں کہ يہ سند مسلّم نہيں ہے اور وہي عمَري ہے جو نقل حديث ميں ضعيف ہے...[2]

---

[1] ميزان الاعتدال ٦/٢١٨-٢١٩

[2] لسان الميزان ٥/٢٤٠

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اسي طرح ذهبي اور ابن حجرنے اس حديث كو احمد بن محمد بن غالب باهلي كے سوانح حيات ميں ذكر كيا ہے اور اس كي سرزنش ميں علماء كے اقوال كو نقل كرنے كے بعد كہتے ہيں كہ اس كي مصيبت زده روايات ميں ايك روايت يہ ہے كہ جس ميں وه كہتے ہيں كہ محمد بن عبدالله عمري نے مالكؒ سے اور وه نافع سے اور انہوں نے ابن عمر سے نقل كيا ہے كہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرماياكہ "ميرے بعد ان دو يعني ابوبكر و عمركي اقتداء كرنا".

وه اس روايت كے بعد كہتے ہيں كہ اس حديث كي مالكؒ كي طرف جھوٹي نسبت دي گئي ہے.

ابوبكر نقاش كہتے ہيں كہ اس حديث كي كوئي قدرو قيمت نہيں ہے.[1]

---

[1] ميزان الاعتدال-١/٢٨٦، لسان الميزان-١/٣٧٨

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

عبداللہ بن عمر كي سند كي تحقيق

ذهبي ، ابن حجر اور دوسرے محدثين كے كلام سے يہ بات واضح ہو جاتي ہے كہ عبداللہ بن عمر كي حديث كے تمام سلسلہ اسناد باطل ہيں. اسي وجہ سے مختصر كرتے ہوئے ہم اس روايت كي سند كي تحقيق ميں بس اسي كلام پر اكتفا كرتے ہيں اور دوسرے محققين كے كلام كو ذكر نہيں كرتے.

البتہ يہ بات ضرور قابل توجہ ہے كہ حافظ ابن عساكر[1] اور اس جيسے دوسرے محدثين نے اپني كتب ميں اس جيسي منكر احاديث كي بھر مار كر دي ہے!!

[1] تاريخ دمشق ۱۵۱/۳۲

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

روايت جدّہ عبداللہ بن ابي ھذيل

شيخين كي فضيلت پر مشتمل حديث اقتدا ء كو ايك اور راوي نے نقل كيا ہے وہ جدہ عبداللہ بن ابي ھذيل ہيں.اس كي روايت كے بارے ميں ابن حزم يوں رقمطراز ہيں:

احمد بن محمد بن جسور نے احمد بن فضل دينوري سے اور وہ محمد بن جرير سے اور وہ عبد الرحمن بن اسود طفاوي سے اور وہ محمد بن كثير ملّائي سے اور وہ مفضّل ضبّي اور وہ ضرار بن مرّہ سے اور انہوں نے عبد اللہ بن ابي ھذيل عنزي سے نقل كيا ہے كہ اس كي جدہ كہتي ہے كہ پيغمبر □ نے فرمايا كہ "ميرے بعد ان دو افراد ، يعني ابو بكر و عمر كي اقتدا كرنا اور عمار كے طرز عمل كو اپنانا اور ابن ام عبد كے دستور و احكام سے تمسك كرنا"[1]

---

[1] الاحكام في اصول الاحكام ٨٠٩/٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

روايت جده عبداللہ بن ابي هذيل كي تحقيق

اس حديث كي سند كو نقد كرنے كے سلسلے ميں ہم صرف حافظ ابن حزم كے كلام پر اكتفا كرتے ہيں.ان كي گفتگو كا متن يہ ہے.

حديث اقتدا ء صحيح حديث نہيں ہے كيونكہ اس حديث كے روات ميں ربعي كے غلام كا ذكر پايا جاتا ہے جو مجہول ہے اور دوسري طرف يہ حديث مفضّل ضبّي سے منقول ہے اور دونوں حجت نہيں ہيں.

جيسا كہ احمد بن محمد جسور نے ... ہمارے لئے نقل كيا ہے.[1]

[1] الاحكام في اصول الاحكام ٨٠٩/٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

دوسرا حصہ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

حدیث اقتداء کي سند کے

بارے میں

نامور علماء اہل سنت کے

نظریات

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

نامور علماء اہل سنت کے کلام میں حدیث اقتداء کي سند.[1]

جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے اس کي روشني میں اہل سنت کي صحاح نامي کتب میں حدیث اقتدا ء کي اسناد قابل قبول نہیں چہ جائے کہ دوسري کتابوں کا ذکر کیا جائے.

[1] واضح رہے کہ علماء اہل سنت کي عزت و احترام میں جو مطالب ذکر کئے جاتے ہیں وہ صرف اس لئے ہیں تاکہ اہل سنت کے ہاں ان کے مرتبہ کو بیان کیا جائے کہ انہوں نے بھي من گھڑت حدیث اقتداء کي تکذیب کي ہے۔

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اس حصه ميں هم اہل سنت كے علماء رجال كي ہو بہو عبارات كو پيش كريں گے كہ كس طرح انہوں نے حديث اقتداء پر اعتراضات وارد كئے ہيں.كبھي تو اس حديث كو صريحاًٹھكرايا ہے اور كبھي موضوع ، باطل ، غير صحيح اور منكر جيسے كلمات كہ كر اس حديث كے صحيح ہونے پر خط بطلان كھينچا ہے.اور كبھي كچھ دوسري وجوہات كي بنا پر اس حديث كو قبول نہيں كيا ہے.ہم ان كے كلام سے جہاں تك مطلع ہوئے ہيں اس كي طرف اشاره كيا جائے گا.

١.ابو حاتم رازي كا نظريه

علماء اہل سنت ميں سے ايك محقق جو حديث اقتداء كو مورد تحقيق و تنقيد قرار ديتے ہيں وه ابو حاتم محمد بن ادريس رازي ہيں وه اس حديث كو باطل اور مورد طعن قرار ديتے ہيں .مناوي اس حديث كي شرح كے بارے ميں

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ابن حجر سے نقل كرتے ہوئے رقمطراز ہيں كہ ابو حاتم نے كہا ہے كہ اس حديث پر اشكال وارد ہوتے ہيں اور بزّار بھي ابن حاتم كي طرح كہتے ہيں كہ يہ حديث صحيح نہيں ہے ؛ چونكہ عبد الملك نے ربعي سے كوئي كلام نہيں سني ہے اور ربعي نے بھي حذيفہ سے نہيں سني ہے.....[1]

ابو حاتم كي مختصر سوانح حيات

ابو حاتم رازي (متوفي ۲۷۷ ھ) كا شمار نامور ائمہ اور حفاظ ميں ہوتا ہے وہ تمام محققين كے ہاں قابل اعتماد اور عزت كي نگاہ سے ديكھے جاتے ہيں اور وہ بخاري و مسلم كے ہم عصر تھے.

[1] فيض القدير شرح جامع الصغير ۲/۷۲-۷۳

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

سمعاني ان كے بارے ميں كہتے ہيں كہ وہ اپنے زمانے كے مايہ ناز امام تھے اور حديث شناسي كے سلسلہ ميں ان كي طرف رجوع كيا جاتا تھا اور وہ مشہور علماء ميں سے تھے. يہ بات بھي مشہور ہے كہ انہوں نے فضل ، علم اور حديث كو اخذ كرنے كيلئے متعدد سفر كئے ہيں.[1]

ابن اثير ان كے بارے ميں كچھ اس طرح كہتے ہيں كہ ابو حاتم ، بخاري اور مسلم كے ہم پلہ ہيں.[2]

ذھبي ان كي اس طرح توصيف كرتے ہيں كہ ابو حاتم رازي ؛ محمد بن ادريس بن منذر حنظلي ، امام ، بہت بڑے حافظ اور علماء اعلام ميں سے ايك بہت بڑے دانشمند ہيں...[3]

---

[1] الانساب۔ ٢٧٩/٢

[2] الكامل في التاريخ۔ ٤٣٩/٧

[3] تذكرة الحفاظ۔ ٥٦٧/٢

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ذھبي ايك دوسرے مقام پر كہتے ہيں كہ ابو حاتم رازي ؛ امام ، حافظ ، ناقد حديث اور شيخ المحدثين ہيں. اور وہ بخاري كے برابر ہيں.......[1]

اور ان كي شہرت اس حد تك ہے كہ ان كي سوانح حيات اہل سنت كي بہت ساري اور معتبر كتب ميں بھي ذكر ہوئي ہيں........[2]

---

[1] سير اعلام النبلاء ۔ ۲٤۷/۱۳

[2] رجوع كريں، تاريخ بغداد ۷۳/۲، تھذيب التھذيب ۳۱/۹، البداية والنھاية ۵۹/۱۱، الوافي بالوفيات ۱۸۳/۲ اور طبقات الحفاظ ۲۵۵

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

۲.ابو عيسي ترمذي كا نظريه

ايك اور محقق جنهوں نے حديث اقتداء كو من گهڑت قرار ديا ہے وه ابو عيسي ترمذي، صاحب "الجامع الصحيح" ہيں .وه اس حديث كے بارے ميں يوں رقمطراز ہيں:

ابراہيم بن اسماعيل بن يحيي بن سلمة بن كهيل اپنے والد سے ، وه سلمي كے والد سے اور وه ابو زعراء سے نقل كرتے ہيں كہ ابن مسعود كہتے ہيں كہ رسول خدا □نے ارشاد فرمايا ."ميرے بعد دو صحابہ ؛ابو بكر و عمر كي اقتدا كرنا اور عمار كے طور طريقہ كو اپنانا اور ابن مسعود كے دستور سے تمسك كرنا"

ابن مسعود سے منقول يہ حديث اس سند كيساتھ غريب ہے .ہم اس حديث كو يحيي بن سلمة بن كهيل كي سند كے ساتھ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

پہچانتے ہيں اور يحيي بن سلمي نقل حديث ميں ضعيف قرار ديے گئے ہيں.

اور دوسري طرف ابو زعراء کا نام عبد اللہ بن ہاني ہے اور ابو زعرائي جس سے شعبہ ، ثوري اور ابن عيينہ روايت نقل کرتے ہيں اس کا نام عمرو بن عمرو ہے.وہ ابن مسعود کے رشتہ دار ابي الاحوص کا بھتيجا ہے......[1]

ابو عيسي ترمذي کے حالات زندگي پر سرسري نظر

ابو عيسي محمد بن عيسي ترمذي (م٢٧٩) اہل سنت کي صحاح ستہ ميں سے ايك صحيح کے مصنف ہيں جو محتاج تعارف نہيں ہيں کيونکہ اہل سنت کے ہاں اس کي کتاب کي

[1] سنن ترمذي ٥/٤٤٢ کتاب مناقب ، باب مناقب عبداللہ بن مسعود ، حديث ٣٨٣١

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

عظمت و قدر و منزلت روز روشن كي طرح عياں ہے اور ان كے حالات زندگي پر كتب لكھي جاچكي ہيں.[1]

٣.ابوبكر بزّار كا نظريہ

علماء اہل سنت ميں سے ايك اور محقق جو حديث اقتدا كو باطل قرار ديتے ہيں وه نامور حافظ ابوبكر احمد بن عبد الخالق بزار (م ٢٩٢ ھ ق) كتاب المسند كے مصنف ہيں .ہم مناوي كے كلام كے ذيل ميں اس حديث كے بطلان پر ان كے نظريہ كو بيان كر چكے ہيں.

[1] وفيات الاعيان: ٢٧٨/٤، تذكرة الحفاظ ٦٣٣/٢ ، سير اعلام النبلاء ٢٧٠/٣١ ،تهذيب التهذيب ٣٨٧/٩، البداية و النهاية ٦٦/١١ ، الوافي بالوفيات ٢٩٤/٤، طبقات الحفّاظ ٢٧٨

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ابوبکر بزار کے اجمالي حالات زندگي

ذھبي، ابو بزار کے بارے ميں يوں کہتے ہيں: حافظ، علامہ، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بصري کتب المسند (الکبير) اور المعلّل وغيرہ کے مصنف تھے.[1]

اسي طرح ذھبي نے انہيں ايک اور مقام پر شيخ، امام، حافظ کبير وغيرہ جيسے القاب سے نوازا ہے[2].

تاريخي اور رجال کي کتب ميں ابوبکر بزّار کي تعريف و مدح کي گئي ہے.[3]

---

[1] تذکرة الحفاظ ٦٥٣/٢، ٦٥٤

[2] سير اعلام النبلاء ٥٥٤/١٣

[3] تاريخ بغداد ٣٣٤/٤، النجوم الزاھرہ ١٥٧/٣، المنتظم ٥٠/٦، تذکرة الحفاظ ٦٥٣/٢، الوافي بالوفيات ٢٦٨/٧، طبقات الحفاظ ٢٨٥، تاريخ اصفهان ١٠٤/١، شذرات الذهب ٢٠٩/٢

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

٤.ابو جعفر عقيلي كا نظريه

نامور حافظ ، ابو جعفر عقيلي (م ٣٢٢ ھ) نے بھي اپني كتاب الضعفاء ميں اس حديث پر تنقيد كي ہے .وہ كہتے ہيں كہ محمد بن عبد الله بن عمر بن قاسم عمري نے مالكؒ سے كہ جن كي احاديث صحيح نہيں ہيں اور وہ ناقل حديث كے طور پر مشہور بھي نہيں ہيں وہ احمد بن خليل خريبي سے اور وہ ابراہيم بن محمد حلبي ، وہ محمد بن عبدالله بن عمر بن قاسم بن عبدالله بن عبيدالله بن ابراہيم بن عمر بن خطاب سے وہ مالكؒ سے اور وہ نافع سے نقل كرتے ہيں كہ ابن عمر كہتے ہيں كہ رسول خدا نے ارشاد فرمايا :ميرے بعد دو فرمانرواوں يعني ابو بكر و عمر كي اقتدا كرنا . عقيلي آگے چل كر كہتے ہيں كہ يہ حديث منكر ہے اور

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

مالك كي روايت ميں اس قسم كي كوئي خبر موجود نہيں ہے [1].

البتہ حافظ ذهبي اور حافظ ابن حجر نے بھي اس حديث پر ابو جعفر عقيلي كے اعتراضات كو ذكر كيا ہے اور آپ كو معلوم ہو جائے گا كہ اس سے استدلال كيا ہے.

اسي طرح عقيلي نے يحيي بن سلمي سے بن كہيل كو "الضعفاء " ميں ذكر كيا ہے اور صحيح ترمذي ميں ابن مسعود سے منقول اس كي روايت كو اسي سند كے ساتھ ذكر كيا ہے اور حديث كي عين عبارت پہلے حصے ميں بيان ہو چكي ہے.

[1] الضعفاء الكبير ۴/۹۴ و ۹۵

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ابو جعفر عقيلي كي سوانح حيات پر سرسري نظر

تمام سيره نويس اور مورخين نے عقيلي كے سوانح حيات كو ذكر كيا ہے اور انكي تعريف و مدح كي ہے.

ذهبي ان كے بارے ميں كہتے ہيں : مسلمہ بن قاسم ، جناب عقيلي كے بارے ميں كہتے ہيں كہ عقيلي جليل القدر اور شرافت مند تھے اور وہ بينظير شخصيت كے مالك تھے

....

اور حافظ ابو الحسن ابن سہل قطّان كہتے ہيں كہ ابو جعفر قابل وثوق ، جليل القدر ، حديث كے عالم اور حفظ حديث ميں سب سے بہتر تھے وہ ۳۲۲ ھ ميں فوت ہوئے.[1]

اہل سنت كي معتبر كتب ميں عقيلي كے مفصل حالات زندگي موجود ہيں.[1]

---

[1] تذكرة الحفاظ ۸۳۳/۳-۸۳٤

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

٥.ابوبکر نقّاش کا نظريہ

بہت بڑے حافظ حديث ، ابوبکر نقّاش (م ٣٥٤ ھ) نے بھي اس حديث کو معيوب سمجھا ہے.حافظ ذھبي، احمد بن محمد بن غالب باھلي کے حالات زندگي پر روشني ڈالنے کے بعد کہتے ہيں کہ ابوبکر نقاش کہتے ہيں کہ اس حديث کي کوئي اہميت اور ارزش نہيں ہے.[٢]

ابوبکر نقّاش کي سوانح حيات پر اجمالي نظر

سيرت اور تاريخ کي کتب ميں ابوبکر نقاش کے حالات زندگي قلمبند کئے گئے ہيں.

---

[١] رجوع کريں، سير اعلام النبلائ ٢٣٦/١٥، الوافي بالوفيات ٢٩١/٤، طبقات الحفاظ ٣٤٦ اور دوسرے ماخذ

[٢] ميزان الاعتدال ٢٨٦/١

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ذھبي نے سیر اعلام النبلاء میں انہیں علامہ ، مفسر اور شیخ القراء جیسے القاب سے یاد کیا ہے.[1]

البتہ دوسرے علماء نے بھي ان کو بہت اچھے الفاظ سے سراہا ہے[2].

٦.ابن عدي جرجاني کانظریہ

علماء علم رجال میں سے ایك اور محقق جنہوں نے حدیث اقتدا پر اشکال کیا ہے وہ حافظ ابو احمد بن عدي (م٣٦٥ ھ) ہیں.وہ اس حدیث کو اپني کتاب "الضعفاء " میں انس بن مالكؓ سے حماد بن دلیل کے حالات زندگي کے ضمن میں لاتے ہیں

.

[1] سیر اعلام النبلاء ٥٧٣/١٥

[2] تذکرة الحفاظ ٩٠٨/٣، تاریخ بغداد ٢٠١/٢، المنتظم ١٤/٧، وفیات الاعیان ٢٩٨/٤ ، الوافي بالوفیات ٣٤٥/٢، مراة الجنان ٢٤٧/٢ وطبقات الحفاظ ٣٧١

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

سيوطي "الجامع الصغير" ميں اس حديث كو حماد بن دليل سے نقل كرتے ہوئے تصريح كرتے ہيں كہ اس حديث كو حماد بن دليل نے اس كيلئے دو اسناد سے ذكر كيا ہے اور ان دو سندوں كو حماد بن دليل كے علاوہ كسي دوسرے شخص نے ذكر نہيں كيا ہے.[1]

ابن عدي كي سوانح حيات پر سرسري نظر

حافظ ابو احمد بن عدي ، علماء اہل سنت كے جرح و تعديل كے نامي گرامي علماء ميں سے ہيں .سمعاني ، ابن عدي كے حالات زندگي پر روشني ڈالتے ہوئے رقمطراز ہيں كہ وہ اپنے دور كے مايہ ناز حافظ تھے اور علم و دانش

---

[1] البتہ ہم نے پہلے حصہ ميں ان دو سندوں كا متن ذكر كيا ہے اور ان پر ابن عدي اور دوسرے علماء كي طرف سے كئے گئے اشكالات كو بيان كيا ہے.اسي كتاب كے صفحہ ٤٥، ٤٣ كي طرف رجوع كريں.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

کے حصول کيلئے اسکندريہ اور سمرقند کي طرف رخت سفر باندھا اور مختلف شہروں ميں بزرگ اساتذہ سے کسب فيض کيا.......

وہ متفقہ طور پر ايسے حافظ تھے کہ جن کي اس زمانے ميں کوئي مثال نہيں تھي حمزہ بن يوسف سھمي ان کے بارے ميں کہتے ہيں کہ ہم نے دار قطني سے خواہش کي کہ ضعيف محدّثين کے بارے ميں کتاب لکھيں تو انہوں نے کہا : کيا تيرے پاس ابن عدي کي کتاب نہيں ہے ؟ ميں نے اثبات ميں جواب ديا تو انہوں نے کہا : وہي کافي ہے مزيد کسي چيز کي ضرورت نہيں ہے.[1]

[1] الانساب ۴۱/۲

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ابن عدي كي سوانح حيات مختلف كتابوں ميں ذكر ہوئي ہے.[1]

٧.ابوالحسن دار قطني كا نظريہ

حافظ ابوالحسن دار قطني (متوفي ٣٨٥ھ) نے بھي حديث اقتدا پر تنقيد كي ہے.وہ اس حديث كو عمري سے اپني سند كے ساتھ نقل كرنے كے بعد كہتے ہيں كہ اس حديث كا منقول ہونا ثابت نہيں ہے اور عمري نقل حديث ميں ضعيف ہے.[2]

ابوالحسن دار قطني كي سوانح حيات پر اجمالي نگاہ

علم رجال اور تاريخي كتابيں دار قطني كي تعريف ميں بھري پڑي ہيں.شمس الدين ذهبي ان كي كچھ اس طرح تعريف

---

[1] رجوع كريں، تذكرة الحفاظ ١٦١/٣، شذرات الذهب ٥١/٢ مرآة الجنان ٣٨١/٢ اور دوسرے مآخذ

[2] رجوع كريں، لسان الميزان ٢٤٠/٥

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

کرتے ہيں کہ : دار قطني ، ابو الحسن علیؒ بن عمر بن احمد بغدادي ، مشہور حافظ اور بہت ساري کتابوں کے مصنف ہيں.......

حاکم ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہيں کہ دار قطني حفظ فہم و فراست ، زہد و پرہيز گاري کے معاملے ميں اپنے زمانے کي منفرد شخصيت ہيں اور وہ قرّاء اور نحات کے درميان امام تھے اس سے بھي بڑھ کر ان کي مدح سرائي کي گئي ہے.وہ کئي کتابوں کے مصنف ہيں جن کے يہاں ذکر کرنے سے گفتگو طولاني ہو جائے گي.

ذھبي آگے چل کر کہتے ہيں کہ خطيب بغدادي ان کے بارے ميں کہتے ہيں کہ وہ اپنے زمانے کي بينظير شخصيت تھے اور اپنے دور کے امام شمار ہوتے تھے.

قاضي ابو طيب طبري ان کے بارے ميں کچھ اس طرح اظہار خيال کرتے ہيں کہ دار قطني علم حديث ميں

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

امير المئومنين تھے[1] ابن كثير ان كي يوں مدح و سرائي كرتے ہيں كہ وہ بہت بڑے حافظ اور عرصہ دراز سے لے كر ہمارے زمانے تك علم حديث كے مشہور استاد تھے... وہ اپنے دور كے بينظير رہنما اور مصنف تھے.

ابن كثير كہتے ہيں كہ ابن جوزي ان كي تعريف كرتے ہوئے رقمطراز ہيں كہ معرفت حديث ، علم قرأ ت، نحو، فقہ اور شعروں كي جمع آوري ان كي عام خصوصيات تھيں اور وہ علوم ميں پيشوا ، عدالت اور صحيح عقيدہ كے بھي مالك تھے [2].

---

[1] العبر ۲/۱٦۷

[2] البدايہ والنہايہ ۱۱/۳٦۲

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ان كے حالات زندگي اہل سنت كي معتبر كتابوں ميں پائے جاتے ہيں.[1]

۸.ابن حزم اندلسي كا نظريہ

ايكۘ اور بہت بڑے عالم كہ جنہوں نے اس حديث كو صراحت كے ساتھ باطل قرار ديتے ہوئے كہا ہے كہ اس كے حكم سے استدلال نہيں كيا جا سكتا ہے.وہ حافظ ابن حزم اندلسي (متوفي ٤٧٥ ھ) ہيں.وہ حديث اقتدا كے بارے ميں كچھ اس طرح اظہار نظر كرتے ہيں.رسول خدا □ كي روايت كہ "ميرے بعد ان دو كي اقتدا كرنا"، يہ حديث صحيح نہيں ہے چونكہ اس كے سلسلہ سند ميں ربعي كے غلام

[1] رجوع كريں، وفيات الاعيان ٤٥٩/٢، تاريخ بغداد ٣٤/١٢، النجوم الزاهره ١٧٢/٤، طبقات الشافيہ ٤٦٢/٣، طبقات القراء ٥٥٨/١ اور دوسرے مآخذ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

نامي شخص موجود ہے اور اسي طرح مفضل ضبّي سے بھي منقول ہے كہ اس كي روايت حجت نہيں ہے.

اسي طرح كہتے ہيں كہ احمد بن محمد بن جسور نے احمد بن فضل دينوري سے وہ محمد بن جرير سے اور انہوں نے عبدالرحمن بن اسود طغاوي سے اور وہ محمد بن كثير ملائي سے وہ مفضل ضبي سے اور وہ ضرار بن مرہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن ابي ھزيل عنزي سے اور انہوں نے اپني جدہ سے ہمارے لئے روايت نقل كي ہے كہ پيغمبر □ نے فرمايا كہ" ميرے بعد ان دو افراد ، يعني ابوبكر و عمر كي اقتدا كرنا اور عمار كے طرز عمل كو اپنانا اور ابن مسعود كے دستور و احكام سے تمسك كرنا".

ابن حزم آگے چل كر كہتے ہيں كہ اس حديث كو احمد بن قاسم نے اپنے باپ قاسم بن محمد بن قاسم بن اصبغ سے اور

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

وہ قاسم بن اصبغ سے اور انہوں نے اسماعيل بن اسحق قاضي سے اور وہ محمد بن کثير سے اور انہوں نے سفيان ثوري سے اور وہ عبدالملکؒ بن عمير سے اور وہ ربعي کے غلام سے اور انہوں نے ربعي سے اور انہوں نے حذيفہ سے نقل کيا ہے .اسي طرح اس حديث کو حذيفہ کے ايکؒ ساتھي سے اور وہ قاضي ابو الوليد بن فرضي سے اور وہ ابن الدخيل سے اور انہوں نے عقيلي سے اور وہ محمد بن اسماعيل سے اور انہوں نے محمد بن فضيل سے اور وہ وکيع سے اور انہوں نے سالم مرادي سے اور وہ عمرو بن هرم سے اور انہوں نے ربعي بن خراش سے اور ابي عبدالله (جو حذيفہ کے ايکؒ ساتھي تھے)سے اور انہوں نے حذيفہ سے اس حديث کو اخذ کيا ہے.

وہ حديث کي سند کے بارے ميں کہتے ہيں کہ اس حديث کي سند کے بارے ميں بعض علماء نے اشکال کئے ہيں.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ابو محمد كہتے ہيں كہ سالم نقل حديث كے معاملہ ميں ضعيف ہے اور بعض علماء نے ربعي كے غلام كو ھلال كے نام سے ياد كيا ہے جو مجہول الحال اور اصلاً اسے كوئي نہيں جانتا ہے.اگر يہ ادّعا صحيح ہو تو اس سے نفع كے بجائے نقصان ہو گا چونكہ وہ (مالكي ، حنفي اور شافعي) نے دوسروں كي نسبت شيخين كو ترك كيا ہے اور ان سے كنارہ كشي اختيار كي ہے

ابن حزم اندلسي مزيد كہتے ہيں كہ ہم نے اس سے پہلے بھي بيان كيا ہے كہ مالك كے پيروكاروں نے ابوبكر كي پانچ مقامات اور عمر كي تيس مقامات پر مخالفت كي ہے البتہ يہ وہ مقام ہيں جن كي صرف "موطّأ " ميں روايت ہوئي ہے.

اور اسي طرح ہم نے يہ كہا ہے كہ ابوبكر وعمر كے درميان باہمي اختلاف تھا اور جن مقامات پر ان كے مابين

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

عقيدتي اختلاف تھا ان كي پيروي كرنا نا ممكن ہے اور ان كي خاطر كسي كا عذر قابل قبول نہيں ہے.[1]

ابن حزم اپني كتاب "الفصل" ميں كہتے ہيں كہ :

ابو محمد كہتے ہيں كہ اگر ہم فريب كاري اور ايسے امور-اگر ہمارے دشمن اس پر دسترس حاصل كر ليں تو وہ انتہائي خوشي كا اظہار كريں يا اگر ناراحت و مبہوت ہو جائيں-كے ذكر كو بيان كرنا جائز سمجھتے تو يقيني طور پر منقول يہ روايت كہ جس ميں رسول خدا نے ارشاد فرمايا (كہ ميرے بعد ان دو افراد يعني ابو بكر و عمر كي اقتدا كرو) سے استدلال كرتے.

ابو محمد كہتے ہيں كہ ليكن يہ حديث صحيح نہيں ہے اور خدا وند عالم ہميں اس چيز سے جو صحيح نہيں ہے سے استدلال كرنے سے محفوظ ركھے.[1]

---

[1] الاحكام في اصول الاحكام ٨٠٩/٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ابن حزم اندلسي كي سوانح حيات پر ايك طائرانہ نگاہ

مؤرخين نے ، حافظ ابو محمد عليؒ بن احمد بن حزم اندلسي كو فقيہ ، مورد اعتماد اور ثقہ جانا ہے اور اپني كتب ميں ان كے حالات زندگي لكھتے ہوئے انہيں اچھے الفاظ ميں ياد كيا ہے.اگرچہ ان كي حق گوئي اور بے باكي پر تنقيد بھي كي ہے.

حافظ ابن حجر، ابن حزم كے بارے كہتے ہيں كہ وہ فقيہ ، حافظ ، ظاہري مذہب[2] اور بہت ساري كتابوں كے مصنف تھے.وہ قوي حافظہ كے مالك تھے اور اپنے حافظہ كے بل

---

[1] الفصل في الاھواء والملل والنحل ٢٧/٣

[2] اہل سنت كا ايك فرقہ ہے جو روايات كے ظاہري الفاظ پر عمل كرتا ہے اور ان ميں سے كسي قسم كي توجيہ يا تاً ويل كا قائل نہيں ہے

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ہوتے پر بے باکي کا مظاہرہ بھي کرتے تھے جيسے جرح اور تعديل کے سلسلے ميں بعض رواة کے اسماء کو بيان کرنا؛ اسي وجہ سے ان کے بارے ميں لوگوں ميں بدگماني پيدا ہوگئي.

صاعد بن احمد ربعي ان کے بارے ميں کہتے ہيں کہ اندلس کے تمام علماء ميں سے ابن حزم تمام علوم کے ماہر اور معارف ميں يد طولي رکھتے تھے.

اور اس کے ساتھ ساتھ علم و دانش کو بيان کرنے کي بھي مہارت رکھتے تھے. وہ علم بلاغت کے ماہر اور سيرت و علم انساب سے بھي آشنائي رکھتے تھے.

حميدي ان کي اس طرح تعريف کرتے ہيں کہ وہ حديث کے حافظ تھے اور کتاب و سنت سے احکام کو استنباط کرنے کي صلاحيت رکھتے تھے. وہ بہت سارے علوم کے استاد تھے اور اپنے علم کے مطابق عمل کرتے تھے. زکاوت

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

، قوي حافظہ ، ديند اري اور شرافت نفساني ميں ان كا كوئي ثاني نہيں تھا وہ روايات اور حدثت شناسي ميں مہارت تامہ ركھتے تھے.

اندلسي مؤرخ ، ابو مروان بن حبّان نے بھي ان كي ان الفاظ ميں تعريف كي ہے كہ ابن حزم حديث ،فقہ ، نسب اور ادبيات ميں ماہر تھے علاوہ از اين گزشتہ علوم پر بھي دسترس ركھتے تھے البتہ ان كے كلام ميں اشتباہات بھي پائے جاتے ہيں اس لئے كہ وہ جراٴت سے تمام و علوم و فنون كے ميدان ميں وارد ہو گئے تھے.[1]

ابن حزم كے سوانح حيات اہل سنت كي كتب ميں ذكر ہوئے ہيں.[2]

---

[1] لسان الميزان ٢٤١/٤، ٢٣٩

[2] ر.ك وفيات الاعيان ١٣/٣، نفح الطيب ٣٦٤/١، العبر في خبر من غبر ٢٣٩/٣

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

٩.شمس الدين ذهبي كا نظريہ

نامور حافظ ،شمس الدين ذهبي (متوفي ٧٤٨ ھ) نے بھي مختلف مقامات ميں اس حديث كے باطل ہونے كا اظہار كيا ہے اور فن حديث اور علماء علم رجال كے ماہرين كے كلام كو بطور ثبوت پيش كيا ہے.ان كي اپني رائے اور جو مطالب دوسرے علماء سے نقل كئے گئے ہيں وہ قابل توجہ ہيں اور وہ كہتے ہيں كہ:

احمد بن صليح نے ذوالنون مصري سے اور وہ مالك سے اور انہوں نے نافع سے اور وہ ابن عمر سے اس حديث كو نقل كرتے ہيں كہ (پيغمبر گرامي □ نے ارشاد فرمايا) "كہ ميرے بعد ان دونوں كي اقتدا كرنا" يہ حديث صحيح نہيں ہے اور احمد كے نزديك بھي قابل اعتماد نہيں ہے.[١]

---

[١] ميزان الاعتدال ١/٢٤٣، ٢٤٢

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ذهبي ايك دوسرے مقام پر فرماتے ہيں کہ احمد بن محمد بن غالب باهلي نے (خليل کے غلام) سے اور وہ اسماعيل بن ابي اويس، شيبان اور قرّة بن حبيب سے اور انھوں نے ابن کامل اور ابن سمّاک اور ايك دوسرے گروہ سے نقل کرتے ہيں کہ وہ بغداد کے بہت بڑے زاہد اور پارسا تھے.

ابن عدي کہتے ہيں کہ ميں نے عبداللہ نهاوندي سے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے کہ ميں نے خليل کے غلام سے کہا يہ مطالب جو تم نقل کرتے ہو کيا ہے؟

اس نے جواب ميں کہا کہ ہم ان کو جعل اور گھڑتے ہيں تاکہ لوگوں کے قلوب ميں نرم گوشہ پيدا کيا جائے!!

ابو داؤد کہتے ہيں کہ مجھے خوف ہے کہ کہيں يہ شخص بغداد کا دجّال (جھوٹے دعوي دار) نہ ہو.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

دار قطني اس کے متعلق کہتے ہيں کہ وہ متروک الحديث ہے.............

ذھبي مزيد کہتے ہيں کہ اس کي مصيبت بار روايات ميں ايک روايت يہ ہے کہ وہ کہتا ہے "محمد بن عبداللہ عمري نے مالک سے اور وہ نافع سے اور وہ ابن عمر سے ہمارے لئے نقل کرتے ہيں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمايا "ميرے بعد ان دو يعني ابوبکر و عمر کي اقتدا کرنا"

اس روايت کي جھوٹي نسبت مالک کي طرف دي گئي ہے اور ابو بکر نقاش کہتے ہيں کہ اس حديث کي کوئي اہميت نہيں ہے....[1]

ذھبي ايک اور مقام پر کہتے ہيں کہ اس حديث کو محمد بن عبداللہ بن عمر بن قاسم بن عبداللہ بن عبيداللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب عدوي عمري نقل کرتے ہيں.

---

[1] ميزان الاعتدال: ۱/۲۸۶، ۲۸۵

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

عقيلي نے اس كا تذكرہ كيا اور كہا ہے كہ اس كي حديث صحيح نہيں ہے اور نقل حديث ميں قابل شناخت نہيں ہے.

احمد بن خليل نے ابراہيم بن محمد حلبي سے اور وہ محمد بن عبداللہ بن عمر بن قاسم سے اور وہ مالك سے اور وہ نافع سے نقل كرتے ہيں كہ ابن عمر مرفوعہ حديث ميں كہتے ہيں كہ پيامبر نے فرمايا كہ "ميرے بعد ان دو (ابوبكر و عمر) كي اقتدا كرنا"

مالك كي روايت ميں اس حديث كے بارے ميں كوئي خبر نہيں ہے بلكہ يہ حديث حذيفہ بن يمان كي سند سے معروف ہے.

دار قطني كہتے ہيں كہ يہ عمري باطل اقوال كو مالك كي سند سے نقل كرتا ہے.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ابن منده ، عمري كے بارے ميں كہتے ہيں كہ اس كے پاس منكر احاديث كا ذخيره ہے.[1]

ذهبي ايك اور جگہ پر فرماتے ہيں كہ يحيي بن سلمي بن كہيل نے اپنے باپ سے اور وه ابي زعراء سے نقل كرتے ہيں كہ ابن مسعود ايك مرفوعہ روايت ميں نقل كرتے ہيں كہ پيغمبر گرامي نے فرمايا كہ:

"ميرے بعد ان دو يعني ابو بكر و عمر كي پيروي كرنا اور عمار كے طرز عمل كو اپنانا اور ابن مسعود كے دستور و احكام سے تمسك كرنا"

ذهبي اس حديث كو نقل كرنے كے بعد كہتے ہيں كہ اس كي سند قابل اہميت نہيں ہے.[2]

[1] ميزان الاعتدال: ٦/٢١٨، ٢١٩

[2] تلخيص المستدرك: ٣/٧٦، ٧٥

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

شمس الدين ذهبي كي سوانح حيات پر ايك اجمالي نظر

ذهبي محتاج تعارف نہيں ہے وہ تاريخ اور سيرہ نويسي ميں علماء متأخرين ميں شمار ہوتا ہے اور علماء اہل سنت كے نزديك "جرح و تعديل" ميں ان كا نظريہ حجت ہے

ان كے حالات زندگي سے آگاہي كيلئے اہل سنت كے ان مآخذ كي طرف رجوع كيا جائے جن ميں شمس الدين ذهبي كي سوانح حيات موجود ہے.[1]

[1] رجوع كريں، الدرر الكامنہ: ٣٣٦/٣، الوافي بالوفيات: ١٦٣/٢، طبقات الشافعيہ: ٢١٦/٥، فوات الوفيات: ٣٧٠/٢، البدر الطالع = ١١٠/٢، شذرات الذهب = ١٥٣/٦، النجوم الزاهرہ = ١٨٢/١٠ و طبقات القراء = ٧١/٢

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

١٠.نور الدين هيثمي كا نظريه

علماء اہل سنت كے ايك اور عالم دين جنہوں نے دوٹوك الفاظ ميں حديث اقتدا كو باطل جانا ہے وہ حافظ نور الدين علىؒ بن ابي بكر هيثمي (متوفي ٨٠٧ھ) ہيں.

وہ اس حديث كو ابي الدرداء سے كچھ يوں نقل كرتے ہيں كہ ابي الدرداء كہتے ہيں كہ رسول خدا ﷺ نے فرمايا: "ميرے بعد ان دو يعني ابو بكر و عمر كي اقتدا كرنا چونكہ وہ دونوں خدا وند عالم كي مضبوط رسي ہيں جو اہل زمين كي طرف كھينچي گئي ہے جو بھي ان كے ساتھ تمسك كرے اس نے در حقيقت ايك محكم زنجير كو پكڑ ليا جو ٹوٹ نہيں سكتي"

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

طبراني نے اس روايت كو نقل كيا ہے اس كي سند ميں ايسے رواة ہيں جن كو ميں نہيں جانتا.[1]

يہ روايت ابن مسعود سے بھي نقل ہوئي ہے كہ جن كا ہم پہلے ذكر كر چكے ہيں.

نورالدين هيثمي كے حالات زندگي پر ايك اجمالي نظر

حافظ نور الدين هيثمي علمائے عامہ كے بہت بڑے حافظ اوران كے پيشوائوں ميں شمار ہوتے ہيں.

جب حافظ سخاوي ، هيثمي كے حافظ ہونے كي تعريف و توصيف كرتے ہيں تو ان كے بارے ميں لكھتے ہيں كہ وہ

[1] مجمع الزوائد=٩/٤٠، كتاب مناقب=باب فضائل ابوبكر وعمر اور دوسرے خلفاء كے بارے ميں، حديث=١٤٣٥٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

دين ،تقوي ، زهد ، و پارسائي ، شوق علم ، عبادت ، دعا ، اور استاد كي خدمت كرنے ميں عجيب شخصيت كے مالك تھے......

ہمارے استاد اپني كتاب "المعجم "ميں هيثمي كو كچھ ان الفاظ ميں ياد كرتے ہيں كہ وه بہترين فرد ، مطمئن ، نرم خو ، اور سليم النفس طبيعت كے مالك تھے .وه بڑي سختي سے برائي سے منع كرتے تھے اور ہمارے استاد اور ا ن كي اولاد كو حديث كے ساتھ لگائو ركھنے كي وجہ سے بہت عزيز ركھتے تھے..........

برہان حلبي ان كے بارے ميں كہتے ہيں كہ ان كا شمار قاہره كے نيك لوگوں ميں ہو تا تھا.

تقي فاسي ان كے بارے ميں كچھ اس طرح اظہار خيال كرتے ہيں كہ ان كو بہت ساري كتابوں كے متن اور روايات حفظ تھيں وه ايك صالح اور مخير شخصيت كے مالك تھے.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

تقي فاسي كہتے ہيں كہ وہ عالم، امام، حافظ اور زاہد تھے. وہ دين دار، زھد اور پارسائي جيسے امور حسنہ ميں بے نظير تھے.[1]
ان كے حالات زندگي مختلف كتابوں ميں ذكر ہوئے ہيں.[2]

١١.ابن حجر عسقلاني كا نظريہ

علمائے اہل سنت كے ايك اور مشہور و معروف شخصيت كہ جنہوں نے حديث اقتدا ء پر خط بطلان كھينچا ہے وہ حافظ ابن حجر عسقلاني (متوفي ٨٥٢ ھ) ہيں . انہوں نے

[1] الضوء اللاّمع ٢٠٠/٥-٢٠٢

[2] رجوع كريں، حسن المحاضره ٣٦٢/١، طبقات الحفاظ ٥٤١، البدر الطالع ٤٤/١

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

حافظ ذهبي كي پيروي كرتے ہوئے مختلف مقامات پر اس حديث كو باطل قرار ديا ہے.

عسقلاني ، احمد بن صليح كے حالات زندگي ميں كچھ اس طرح اظہار خيال كرتے ہيں كہ:

احمد بن صليح نے ذوالنون مصري سے اور وہ مالك سے اور انہوں نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر سے اس حديث كو نقل كيا ہے كہ پيغمبر خدا ﷺ نے فرمايا كہ "ان دو كي جو ميرے بعد ہيں يعني ابو بكر و عمر كي اقتدا كرنا" يہ حديث صحيح نہيں تھي اور احمد كے نزديك بھي قابل اعتماد نہيں.[1]

عسقلاني ، خليل كے غلام كي سوانح حيات كے بارے ميں ذھبي كا نظريہ نقل كرنے كے بعد ، حاكم سے نقل كرتے ہوئے كہتے ہيں كہ ميں نے ابو بكر بن اسحق سے سنا ہے كہ

---

[1] لسان الميزان ١/٢٩٤

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

وہ كہہ رہے تھے: احمد بن محمد بن غالب ان رواۃ ميں سے ہے كہ جس كي كذب بياني پر مجھے شك و شبہ نہيں.

ابو محمد حاكم اس كے بارے ميں كہتے ہيں كہ اس نے بے شمار احاديث نقل كي ہيں، ليكن نقل حديث ميں اس كا ضعف آشكار و واضح ہے. ابو داؤد اس كے متعلق كہتے ہيں كہ اس كي احاديث ميرے يہاں لائي گئي ہيں كہ ميں نے چار سو حديث كي بڑي دقت كے ساتھ تحقيق كي ہے ان ميں تمام كي اسناد اور متون جھوٹ پر مبني تھا.

حاكم بھي كہتے ہيں كہ بنا بر ايں جو كچھ قاضي احمد بن كامل نے نقل كيا ہے باوجود زہد و تقوي ہونے كے وہ ايك گروہ سے كہ جو قابل اعتماد تھے جھوٹي اور جعلي حديثيں نقل

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

کرتا ہے. ہم خدا کي پناہ چاہتے ہيں ايسے زہد و پارسائي سے کہ جو انسان کو ايسے مقام پر لے جائے.[1]

عسقلاني نے محمد عمري کے حالات زندگي ميں ذھبي کا يہ نظريہ پيش کيا ہے کہ:

عقيلي حديث اقتدا کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہيں کہ يہ حديث منکر ہے اور اس کي کوئي اساس نہيں.

دار قطني نے بھي اس حديث کو احمد خليل بصري سے اپني سند کے ساتھ نقل کيا ہے اور سلسلہ سند کو بيان کرنے کے بعد کہتے ہيں کہ يہ حديث مسلّم نہيں اور يہ عمري نقل حديث ميں ضعيف ہے.[2]

---

[1] لسان الميزان ۳۷۹/۱

[2] لسان الميزان ۲۴۰/۵

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ابن حجر عسقلاني کي سوانح حيات کا مختصر جائزہ

اہل سنت کے نزديک ابن حجر عسقلاني کو علیٰ الاطلاق حافظ اور شيخ الاسلام جيسے القابات سے تمام دنيا ميں ياد کيا جاتا ہے وہ علم تاريخ ، حديث اور رجال ميں صاحب نظر اور تمام علوم ميں ان کي کتب کا سہارا ليا جاتا ہے.

حافظ جلال الدين سيوطي ، ابن حجر عسقلاني کي کچھ يوں مدح سرائي کرتے ہوئے نظر آتے ہيں کہ وہ امام اور حافظ تھے اور اپنے زمانے کے مفتي اعظم کے منصب پر فائز تھے دنيا بھر سے علم حديث کے متلاشي کسب فيض کي خاطر ان کے يہاں آتے.ان کے دور ميں سوائے ان کے کوئي اور حافظ نہيں تھا.انہوں نے بہت ساري کتابيں جيسے شرح بخاری ،تعلیق التعلیق ، تہذيب التہذيب ، تقريب التہذيب

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

، لسان الميزان ،الاصابة فى تميزالصحابه ، نكت ابن الصلاح ، رجال الاربعه اوراس كي شرح اور الالقاب وغيره.... لكھي ہيں.[1] جس مؤرخ نے بھي ابن حجر عسقلاني كي سوانح حيات قلم بند كي ہے اس نے انہيں مندرجہ بالا القابات سے نوازا ہے .اسي وجہ سے اہل سنت كے يہاں ان كا نظريہ انتہائي اہم اور قابل قدر ہے ان كے مزيد حالات زندگي اہل سنت كي معتبر كتب ميں پائے جاتے ہيں.[2]

۱۲.شيخ الاسلام ہروي كانظريہ

شيخ احمد بن يحيي ہروي شافعي (متوفي ٩٠٦ ھ) نے بھي حديث اقتداء كي تحقيق و تنقيد كي ہے.

[1] حسن المحاضرة ٣١٠/١

[2] رجوع كريں، البدر الطالع ٨٧/١، الضوء اللامع ٣٦/٢، شذرات الذھب ٢٧٠/٨ ، ذيل رفع الأ اصر ٨٩ اور ذيل تذكرة الحفاظ ٣٨٠

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

وہ اپني رائے كا كچھ اس طرح اظہار كرتے ہيں كہ احمد جرجاني كي من گھڑت احاديث ميں درج ذيل احاديث شامل ہيں.

-جو شخص بھي يہ كہے كہ قرآن مخلوق ہے وہ كافر ہے

-ايمان كم و بيش ہوتا رہتا ہے

-سننا، ديكھنے كے مانند نہيں ہے

-بينگن، ہر درد كي شفا ہے

-حرام مال سے درہم كا چھٹا حصہ واپس كرنا خدا كے نزديك ستر مقبول حج سے بڑھ كر ہے، يہ حديث من گھڑت ہے.

وہ دو افراد جو ميرے بعد ہيں، ابوبكر و عمر كي اقتداء كرنا يہ حديث باطل ہے

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

خدا قيامت كے دن تمام مخلوقات كيلئے عمومي طور پر تجلّي كرے گا ، ليكن ابو بكر كيلئے خصوصي طور پر.
يہ حديث بھي باطل اور موضوع ہے.[1]

شيخ الاسلام هروي كے حالات زندگي پر ايك مختصر نظر

شافعي مذہب كے بہت بڑے فقيہ اور هرات شہر ميں شيخ الاسلام هروي مشہور و معروف تھے .وہ سعدا لدين تفتازاني كے پوتے تھے.
زركلي ان كے بارے ميں يوں بيان كرتے ہيں: احمد بن يحيي بن محمد بن سعدالدين مسعود بن عمر تفتازاني هروي ،وہ شافعي مذہب كے فقيہ اور شيخ الاسلام معروف تھے.ان كي كنيت سيف الدين اور" حفيد سعد " تفتازاني معروف

[1] الدار النضيد ۹۷

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ہے.وہ ہرات شہر كے تيس سال تك مفتي اعظم رہے جس وقت شاہ اسماعيل صفوي ہرات شہر ميں داخل ہوئے تو وہ دار الامارہ ميں شاہ كے استقبال كيلئے موجود تھے، ليكن بعض افراد نے شاہ كے يہاں اس كے تعصّب كي تہمت لگائي ہے اور شاہ اسماعيل نے ان كا اور علماء ہرات كے قتل كا حكم صادر كر ديا جبكہ ان كا كوئي گناہ نہيں تھا چنانچہ انہيں شہيد كا لقب ديا گيا. ان كي بہت زيادہ تاليفات ہيں جن ميں الدّر النضيد في مجموعة الحفيد معروف ہے اور يہ كتاب شرعي علوم پر مشتمل ہے.[1]

---

[1] الاعلام ۲۷۰/۱

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

١٣.عبدالرؤف مناوي کانظريہ

علامہ عبدالرؤف بن تاج العارفين مناوي مصري (متوفي ١٠٢٩ھ) نے بھي حديث اقتداء پر تحقيق و تنقيد کي ہے اور حديث اقتداء کي سند حذيفہ کي روايت پر اشکال وارد کيا ہے.انہوں نے ذھبي کے نظريہ سے استناد کرتے ہوئے اس حديث کو ابن مسعود کي روايت کے ذريعے ضعيف قرار ديا ہے.

مناوي حديث اقتداء کو نقل کرنے کے بعد اس کي وضاحت ميں يوں کہتے ہيں کہ:

پيغمبر اکرم نے ان دو کي اطاعت کا حکم ديا ، اس سے ان دو کي مدح و ستائش معلوم ہوتي ہے چونکہ وہ دونوں اطاعت کے سزاوار ہيں تاکہ مختلف اوامر و نواہي ميں ان کي اطاعت کي جائے.شيخين کي يوں تعريف اور مدح کرنا

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ان کي حسن سيرت اور باطني پاکيزگي کي طرف اشارہ کرتا ہے اور ساتھ ہي اس بات کا بھي عنديہ ملتا ہے کہ وہ دونوں رسول خدا □ کے بعد خليفہ ہيں!! اور دوسري طرف اصحاب اور صدر الاسلام کے مسلمانوں کي ترغيب دلانے کي علت ان کا اخلاق حسنہ اور وہ نيکياں ہيں جو ان ميں کوٹ کوٹ کر بھري ہوئي ہيں.

گويا وہ اسلام سے پہلے بھي پاک زمين کي مانند تھے ، ليکن يہ ايسي سر زمين تھي جس ميں اسلام کا بيج نہيں بويا گيا تھا جس کي وجہ سے اس ميں خار دار درخت اور جھاڑياں پيدا ہو گئي تھيں اور اس کے بعد دولت ہدايت کي وجہ سے ان کي يہ حالت بر طرف ہو گئي اور اس ميں خوشنما پودے اگ آئے لہذا وہ رسول اکرم □ کے بعد افضل ترين افراد قرار پائے. اب اگر کوئي شخص ان کي کما

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

حقہ اطاعت كرتا ہے تو روز قيامت بہترين خلائق ميں شمار ہو گا.

ممكن ہے كوئي يہ سوال كرے: كہ رسول خدا نے ارشاد فرمايا تھا كہ ان دو كي اطاعت كرنا تو پھر علىؑ مرتضيٰ نے ان كي بيعت كرنے سے كيوں سر پيچي كي ؟

اس كے جواب ميں ہم يہ كہيں گے كہ انہوں نے خاص عذر كي وجہ سے كچھ عرصہ تك بيعت نہ كي اور پھر انہوں نے بھي بيعت كر لي!! اور علىؑ مرتضيٰ كي طرف سے ان دونوں كے اوامر و نواہي كي اطاعت كرنا اور نماز جمعہ اور عيد ميں شركت كرنا اور ان كي زندگي ميں اور مرنے كے بعد بھي ان كي تعريف كرنا تاريخ ميں ثبت ہے.

ممكن ہے كوئي يہ اشكال كرے: يہ حديث صاحبان اصول اور معتبر كتب كے ساتھ تعارض ركھتي ہيں، چونكہ ان

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

کا عقيدہ يہ ہے کہ پيغمبر اکرم نے خلافت کيلئے کسي خاص شخص کو منسوب نہيں کيا تھا.

تو ہم جواب ميں کہيں گے کہ : تو ان صاحبان اصول اور کتب کا مقصود يہ ہے کہ پيغمبر اسلام نے صريحاً اور علي الاعلان خلافت کي تصريح نہيں فرمائي تھي ، اس لحاظ سے اس حديث ميں شيخين کي خلافت کا احتمال اور ان کے نظريہ ، مشورے، نماز اور دوسرے موارد ميں ان کي اقتدا کا احتمال موجود ہے.

احمد بن حنبل نے اس حديث کو اپني سند کے " المناقب " والے حصہ ميں بيان کيا اور ترمذي نے بھي اسي باب ميں ذکر کيا ہے اور ابن ماجہ نے بھي اس روايت کو عبد الملك بن عمير جنہوں نے ربعي اور انہوں نے حذيفہ بن يمان سے نقل کيا ہے کو حسن خيال کيا ہے.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ابن حجر اس بارے میں کہتے ہیں: علماء اور ماہرین علم رجال میں اختلاف پایا جاتا ہے چونکہ اس حديث كي سند میں عبد الملك موجود ہیں.ابو حاتم نے اس کو قابل اشکال جانا ہے.بزار نے بھي ابن حزم كي طرح ہي اظہار خيال كيا ہے کہ سند صحیح نہیں ہے، چونکہ عبدالملك نے ربعي سے كوئي چیز نہیں سني ہے اور اسي طرح ربعي نے بھي حذیفہ سے كوئي كلام نہیں سنا ہے جبکہ حديث كيلئے شاہد موجود ہے اور مصنف نے اسي پر خوب عمل كيا ہے، یہاں تك کہ اس شاہد کو ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ " میرے بعد ان دو افراد يعني ابو بکر و عمر كي اقتداء کرو اور یاسر کے بیٹے عمار كي پيروي کرو يعني ان كي سیرت اور طور طریقہ پر عمل کرو اور اس کے ارشادات سے استفادہ کرو اس لئے کہ جب بھي دو مختلف امور آئے تو انہوں نے اس میں سے بہتر کا انتخاب كيا ہے "

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اور اسي طرح حديث ميں " عبداللہ بن مسعود كے دستورات و احكام سے تمسك كرنا" جو عنقريب آئے گا.
توربشتي اس سلسلہ ميں كہتے ہيں كہ ابن مسعود كے دستور و احكام سے جو قريبي ترين چيز سمجھي جاتي ہے وہ امر خلافت ہے كيونكہ وہي سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے اس كي گواہي دي اور اس كے صحيح ہونے كي طرف اشارہ كرتے ہوئے كہا ہے "كيا ہم اپنے درميان ميں سے كسي شخص كو دنياوي امور كيلئے منتخب نہيں كر سكتے ؟" جس طرح ہمارے دين كيلئے بھي ہم ميں سے ايك شخص كو پسند كيا گيا ہے .اس حديث كے آغاز اور اختتام پر اس قسم كے اشارے پائے جاتے ہيں.
اس حديث كو ترمذي نے نقل كيا ہے اور اسے ابن مسعود كے سلسلہ سند سے حسن خيال كيا ہے . انہوں نے حذيفہ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

سے روايت کو نقل کيا ہے کہ ہم رسول خدا کي خدمت ميں حاضر تھے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمايا : " مجھے معلوم نہيں کہ ميں کتنے دن اور زندہ رہتا ہوں " اس کے بعد مندرجہ بالا ارشاد فرمايا .اس حديث کو عدي نے کتاب کامل ميں انس کے حوالے سے نقل کيا ہے .حاکم نے بھي حديث اقتداء کو مندرجہ بالا مضمون کے ساتھ ابن مسعود سے نقل کيا ہے

ذھبي اس روايت کي سند کے بارے ميں کہتے ہيں کہ اس حديث کي سند کي کوئي اہميت نہيں ہے.[1]

عبدالرؤوف مناوي کے مختصر حالات زندگي

عبدالرؤوف مناوي بہت بڑے محقق ہيں.ان کي کتاب فيض القدير مفيد اور با ارزش کتب ميں شمار ہوتي ہے.علامہ

---

[1] فيض القدير شرح جامع الصغير ٢/٧٢-٧٣

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

محبّي نے مناوي كے حالات زندگي بھي لكھے ہيں اور ان كي تعريف كي ہے اور انہيں بڑا رہنما اور حجت قرار ديتے ہوئے كہا ہے كہ عبد الرؤوف بن تاج العارفين بن عليؒ بن زين العابدين ملقب بہ زين الدين حدادي، مناوي ، قاہري ، شافعي ... بہت بڑے رہنما، حجت ، قابل اعتماد ،اسوہ اور لوگوں ميں رائج بہت ساري كتب كے مصنف اور اپنے زمانے كے عظيم انسان تھے.

وہ فاضل، امام ،زا ہد، عابد ، خدا وند عالم كے حضور مطيع و منكسر اور مخير تھے.

نيكؒ كام كر كے تقرب الھي چاہتے تھے.ذكر و تسبيح كا ورد كرنے والے ، صابر اور صادق تھے . دن رات ميں صرف ايكؒ مرتبہ غذا تناول فرماتے.آخر ميں فرماتے ہيں كہ علوم

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

كے مختلف ہونے كے باوجود انہوں نے علوم و معارف كو اكٹھا كيا جو ان كے زمانے ميں كسي اور نے اكٹھا نہ كيا.[١]

١٤.ابن درويش حوت كا نظريہ

ابن درويش حوت (متوفي ١٠٩٧ ھ) بھي حديث اقتدا كے بارے ميں اپني نظر كا اظہار كرتے ہوئے كہتے ہيں كہ:

احمد بن حنبل نے حديث " ميرے بعد دو افراد ، يعني ابو بكر و عمر كي اقتداء كرنا "كو نقل كيا ہے البتہ ترمذي نے بھي اس حديث كو نقل كيا ہے اور حسن جانا ہے ، ليكن ابو حاتم نے اس كو مورد اشكال جانا ہے اور بزار نے بھي.

اسي طرح ابن حزم اس حديث كے بارے ميں كہتے ہيں كہ يہ حديث صحيح نہيں ہے.

---

[١] خلاصة الاثر في اعيان قرن الحادي عشر ٢/٤١٢-٤١٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ترمذي نے ايك اور روايت ميں اس حديث كو نقل كيا ہے اور اس كو حسن جانا ہے .اس نقل ميں آيا ہے "عمار كے طرز عمل كو اپنانا اور ابن مسعود كے دستور و احكام سے تمسك كرنا"

هيثمي اس حديث كے متعلق كہتے ہيں كہ اس كي سند قابل اہميت نہيں ہے.[1]

[1] اسني المطالب ٤٨

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

تيسرا حصہ

حديث اقتداء

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

کے متن اور دلالت پر ایک اجمالي نگاه

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

حديث اقتداء کے متن اور دلالت پر ایک اجمالي نگاه

اس سے قبل بھي اشاره کيا جا چکا ہے کہ علماء اہل سنت حديث اقتداء سے خلافت ، امامت ، فقہ ، اصول اور دوسرے اہم مسائل کيلئے استدلال کرتے ہيں.بطور نمونہ ہم چند موارد کو ذکر کرتے ہيں.

قاضي بيضاوي مشہور و معروف کتاب طوالع الانوار في علم الکلام ،ابن حجر مکي صواعق المحرقہ ،ابن تيميہ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

منہاج السنہ اور حجة الله البالغہ کے مصنف ولي الله دہلوي اپني کتاب قرة العينين في تفضيل الشيخين ميں اس حديث سے استدلال کيا ہے اور محدث دہلوي نے اسي حديث کو بخاري اور مسلم کي طرف منسوب کيا ہے اور اسے دو اسناد سے ذکر کيا ہے جيسا کہ کتاب عبقات الانوار ميں اس سے منقول ہے کہ:

حذيفہ نے کہا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمايا کہ " ميرے بعد ان دو يعني ابوبکر و عمر کي اقتدا کرنا"

وہ کہتے ہيں کہ کہ اس حديث پر سب کا اتفاق ہے اس حديث کو ترمذي نے ابن مسعود سے اس طرح نقل کيا ہے کہ ابن مسعود کہتے ہيں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمايا" ميرے بعد ان دو يعني ابوبکر و عمر کي اقتداء کرنا ، عمار

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

کے طور طريقہ کي پيروي اور ابن مسعود کے دستورات سے تمسك کرنا".[1]

محدث دہلوي نے " مورد اتفاق "کي تعبير کے ساتھ اس حديث کو بخاري اور مسلم کي طرف نسبت دي ہے اور واضح ہے کہ يہ نسبت جھوٹ پر مبني ہے مگر يہ کہ مورد اتفاق کي تعبير محدث دہلوي کي اپني کوئي خاص تعبير ہو يعني يہ دونوں حضرات اس بات پر اتفاق نظر رکھتے ہيں کہ اس حديث کو نقل نہ کيا جائے!!

شيخ عليؒ قاري نے بھي اس حديث سے استدلال کيا ہے اور وہي غلطي کي ہے جس کا ارتکاب محدث دہلوي نے کيا ہے وہ شرح الفقہ الاکبر ميں لکھتے ہيں: "عثمان اور عبدالرحمن بن عوف کا يہ مذہب ہے کہ ايك مجتہد کے

[1] قرۃ العينين ١٩-٢٠سے ردّ کلمہ "متفق عليہ" حذف کيا گيا ہے تاکہ رسوائي سے چھٹکارا حاصل کيا جاسکے۔

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

زمانے ميں جب كوئي دوسرا مجتہد اس سے زيادہ علم والا موجود ہو تو وہ اس كي تقليد كر سكتا ہے وہ اپنے اجتہاد كو چھوڑ كر دوسرے كي پيروي كر سكتا ہے. يہ وہي مطلب ہے جس كے بارے ميں صحيح بخاري اور صحيح مسلم ميں ابو حنيفہ سے روايت نقل كي گئي ہے كہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمايا كہ: "ميرے بعد ان دو يعني ابو بكر و عمر كي اقتداء كرنا"

عثمان اور عبد الرحمن نے ظاہر روايت پر عمل كيا ہے. شايد شيخ عليؒ قاري كا منظور نظر صحيح بخاري و صحيح مسلم كے علاوہ كوئي اور كتاب ہو!! ورنہ اس سے قبل بھي بيان كيا جا چكا ہے كہ صحيح بخاري اور مسلم نے اس روايت كو نقل نہيں كيا ہے!!

جي ہاں يہ حديث اقتداء ايسے ہي ہے كہ كتب اصول ميں ذكر كي گئي ہے اور اس سے استدلال بھي كيا گيا ہے

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

کتاب المختصر میں آیا ہے:

مسئلہ: شیعوں کے عقیدے کے برخلاف، اجماع صرف اہل بیت کي موجودگي سے ہي منعقد نہیں ہوتا ہے اس طرح اکثر علماء کے نظریہ کے مطابق چار ائمہ حتي کي ابو بکر اور عمر کي موجودگي سے بھي منعقد نہیں ہوتا البتہ احمد بن حنبل کا نظریہ اس کے برعکس ہے اور جو لوگ شیخین کي موجودگي میں اجماع کے انعقاد کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا سے روایت نقل ہوئي ہے کہ "میرے بعد تمہیں چاہئے کہ میري سنت اور خلفاء راشدین کي سنت پر عمل پیرا ہوں"

اور دوسري روایت میں آیا ہے کہ میرے بعد ان دو "ابو بکر و عمر کي اقتداء کریں" اس استدلال کے جواب میں کہیں گے کہ یہ روایات مقلد کي پیروي کے ضروري ہونے کو بیان کر رہي ہیں اور یہ دوسري روایات سے تعارض

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ركھتي ہيں جيسا كہ مشہور روايت ہے كہ " ميرے اصحاب ستاروں كي مانند ہيں جس كي بھي اقتداء كرو گے ہدايت يافتہ ہو جاؤ گے'

ايك اور روايت ہے كہ " اپنا آدھا دين عائشہ سے حاصل كرو!! "

المختصر كے شارح عضدي اس گفتگو كے ذيل ميں كہتے ہيں كہ شيعوں كے عقيدے كے خلاف ، اجماع صرف اہلبيت كے ساتھ ايسي صورت ميں كہ دوسرے ان كي مخالفت كريں يا عدم موافقت اور مخالفت كريں دونوں صورتوں ميں منعقد نہيں ہوتا . اسي طرح اكثر علماء كے نظريے كے مطابق ائمہ اربعہ كے ساتھ سوائے احمد اور بعض علماء كے نظريہ كے مطابق ابوبكر و عمر كے ساتھ بھي منعقد نہيں ہوتا .

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اس نظریہ پر ہماري دلیل یہ ہے کہ جو دلائل اجماع کے اثبات کیلئے قائم کئے گئے ہیں ان سے اجماع ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ ادلہ کا تکرار ہوا ہے لیکن اجماع کا نہیں.

علماء شیعہ اس مقام پر اپني اصل ، عصمت پر بنا رکھتے ہیں علم کلا م میں یہ بحث مفصل بیان ہوئي ہے اور یہاں پر بیان کرنے کي ضرورت نہیں ہے.

دیگر علماء کي دلیل یہ ہے کہ رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میري اور خلفاء راشدین کي سنت کي پیروي کرنا.

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ یہ دونوں احادیث چہار ائمہ کے مقلّدین کي تقلید کي شائستگي پر دلالت کرتي ہیں یا پھر ابو بکر و عمر کي تقلید پر دلالت کرتي ہیں لیکن اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ ان کا قول مجتہد کیلئے بھي حجیت رکھتا ہے اس کے علاوہ یہ دونوں احادیث رسول

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

خدا ؐ كے ايك قول سے متصادم بھي ہيں جس مين رسول خدا ؐ نے ارشاد فرماياكہ ميرے اصحاب ستاروں كي مانند ہيں
[1].

كتاب الابهاج ميں اس سلسلے ميں يوں ذكر ہوا ہے : بعض علماء كا عقيده ہے كہ صرف ابوبكراو ر عمر كا اجماع حجت ركھتا ہے اس لئے كہ رسول خدا ؐ نے ارشاد فرماياكہ " ميرے بعد ان دو يعني ابوبكراور عمر كي اقتداء كرنا " اس حديث كو احمد بن حنبل ، ابن ماجہ اور ترمذي نے نقل كيا ہے .ترمذي اس حديث كے بارے ميں كہتے ہيں كہ يہ حديث حسن اور معتبر ہے اور ابن حبان نے بھي اپني صحيح ميں اس حديث كو نقل كيا ہے.امام احمد بن حنبل اور دوسرے علماء نے ان دو روايات كے يوں جوابات دئے ہيں : جن دو روايات سے استدلال كيا گيا ہے وه درج ذيل

[1] شرح المختصر في الاصول ٢/٣٦

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

روايت سے متصادم ہے جس ميں پيغمبر اسلام نے ارشاد فرمايا "ميرے اصحاب ستاروں كي مانند ہيں ان ميں سے جس كي بھي اقتداء كرو گے ہدايت يافتہ ہو جاؤ گے" اور يہ حديث ضعيف ہے.

شيخ ابو اسحق نے بھي شرح اللمع ميں اس استدلال كا يوں جواب ديا ہے كہ ابن عباس نے پانچ مسائل ميں تمام صحابہ كي مخالفت كي ہے كيوں كہ صرف وہي ان كو قبول كرتا تھا اور اس طرح ابن مسعود نے چار مسائل ميں تمام صحابہ كي مخالفت مول لي ہے كيونكہ صرف وہي ان چار مسائل كا معتقد تھا ليكن كسي نے بھي خلفاء راشدين كے اجماع كا سہارا ليتے ہوئے ان كي مخالفت نہيں كي ہے.[1]

مسلم الثبوت اور اس كي شرح فواتح الرحموت ميں آيا ہے كہ اكثر علماء كے نزديك شيخين يعني ابو بكر اور عمر كے

[1] الابہاج في شرح المنہاج ۲/۴۱۰-۴۱۱

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

قول سے اجماع منعقد نہيں ہو تا ہے.احمد بن حنبل اور بعض حنفي علماء کے بر خلاف چاروں خلفاء کے قول سے بھي اجماع منعقد نہيں ہو تا...

اجماع کے قائلين نے اپنے مدعي پر يوں دليل قائم کي ہے کہ احمد بن حنبل کي روايت کے مطابق رسول خدا نے ارشاد فرمايا ہے کہ" ميرے بعد ان دو يعني ابوبکر و عمر کي اقتداء کرنا " پس ان دونوں کي مخالفت حرام ہے اس استدلال کے جواب ميں کہيں گے کہ يہاں پر مخاطب مقلدين ہيں نہ کہ مجتہدين لہذا يہ حديث مجتہدين کيلئے حجت نہيں ہے اور دوسري طرف يہ حديث ان کي پيروي کي شائستگي کو بيان کر رہي ہے پيروي کو ان دو ميں منحصر نہيں کر رہي ہيں بنا بر ايں صيغہ امر کہ اقتداء کريں، يا استحباب پر دلالت کرتا ہے يا پھر اباحت پر دلالت کرتا ہے انہي دو تاويلوں ميں سے کسي ايك کي تاويل کرنا ہو گي کيونکہ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

مجتہدین نے ان کي مخالفت کي ہے اور مقلدین نے بھي کبھي کبھي دوسروں کي تقلید کي ہے اور کسي نے بھي ان پر اعتراض نہیں کیا ہے. خلفاء نے اعتراض کیا اور نہ ہي دوسروں نے کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کا قول حجت نہیں ہے پس جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے سبب اس تاویل کے ساتھ وجوب سازگار نہیں ہے اور یہ دور ہو جائے گا.....[1]

جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ فقہي اور اصولي مسائل میں حدیث اقتدا سے اہل سنت کے استدلال تھے اگر ان تمام اقوال کي چھان بین کي جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ اکثر علمائے اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ شیخین کے ذریعہ اجماع حجت نہیں ہے اب اگر اس عدم حجت کے ساتھ اکثر علمائے اہل سنت کے اس نظریہ کو ضمیمہ کریں کہ رسول خدا ﷺ نے اپنے بعد کسي کا خلافت کیلئے واضح طور پر نام نہیں لیا

---

[1] فواتح الرحموت بشرح مسلم الثبوت ۲۳۱/۲

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ہے جس طرح المواقف اور اس کي شرح میں ذکر ہوا ہے کہ رسول خدا ؐ کے بعد امام بر حق ابو بکر ہیں تو ان کي امامت اجماع سے ثابت ہو گي اگرچہ بعض علماء نے اس سلسلہ میں توقف سے کام لیا ہے کہ رسول خدا ؐ نے اپنے بعد کسي کو بھي صریحاً اپنا جانشین نہیں بنایا ہے کیونکہ ان کے خیال میں ابو بکر کي خلافت پر نص موجود ہے اور اسي طرح شیعہ نظریہ کے بر خلاف جو یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کي امامت پر نص موجود ہے واضح نص بھي اور پنہاني نص بھي موجود ہے البتہ علماء اہل سنت کا نظریہ مکتب تشیع اور ابو بکر کي خلافت کو منصوص سمجھنے والوں کے خلاف ہے۔[1]

مناوي اپني شرح میں اس بارے میں یہ کہتے ہیں اگر کوئي یہ کہے کہ یہ بات مختلف مصنفین کي لکھي گئي کتب میں

---

[1] الشیخ محمد عبدہ بین الفلاسفہ والکلامین ۲/ ٦٤٣ ، ٦٤٤

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اس بات سے کہ رسول خدا نے اپنے بعد کسي کو خلیفہ نہیں بنایا ہے ، سے متصادم ہے تو ہم جواب میں کہیں گے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اکرم نے واضح و آشکار طور پر کسي کي خلافت کي تصریح نہیں کي ہے اور دوسري طرف یہ حدیث جیسے کہ شیخین کي خلافت پر دلالت کرتي ہے اسي طرح صلاح و مشورہ ، نماز اور دوسرے امور میں بھي ان کي پیروي پر دلالت کرتي ہے.[1]

جو کچھ بیان ہوا ہے اس کي روشني میں معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث سے تمام امور خلافت ، امامت یہاں تك کہ اجتہاد و اجماع میں استدلال کرنے والے سب کے سب فرقہ بکریہ کے پیروکار ہیں.

بنا بر ایں ، اکثر علماء اس حدیث کي دلالت اور مضمون سے صرف نظر کرتے ہیں......... اور اس حدیث سے وہي

[1] فیض القدیر ۲/۷۲

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

علماء استدلال كرتے ہيں جو ابو بكر اور ان كي امامت كے سلسلہ ميں انتہائي تعصّب سے كام ليتے ہيں..... اور اس حديث كو گھڑنے كي ايك وجہ يہ بھي ہے.

حافظ ابن جوزي اس سلسلہ ميں كہتے ہيں كہ ايسا گروہ جن كا علم سے دور كا بھي واسطہ نہيں ہے وہ تعصّب كي بنا پر دعوي كرتے ہيں كہ وہ سنت كے ساتھ متمسك ہيں اور پھر ابو بكر كي فضيلت پر مشتمل احاديث كو جعل كرتے ہيں........[1]

اب سوال يہ پيدا ہوتا ہے كہ يہ متعصّب گروہ كون ہے؟

---

[1] الموضوعات ١/٢٢٥

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

جي ہاں! "یہي گروہ بکریہ ہے" جب بکریہ نے شیعوں کي احادیث کي طرف توجہ کي[1] تو انہوں نے ابوبکر کي شان میں حدیثوں کو جعل کرنا شروع کر دیا تاکہ شیعوں کي احادیث کا جواب دیا جاسکے.

بطور نمونہ انہوں نے اس روایت لوکنت متخذاً خلیلاً .... (اگر میں چاہتا کہ کسي کو دوست بناتا ....) کو حدیث اخاء (وہ حدیث جس میں رسول خدا نے امیر المؤمنین ؑ کو اپنا بھائي بنایا ہے) کے مقابلہ میں جعل کیا ہے.

اور اسي طرح حدیث سدالابواب (دروازوں کا بند کرنا) کے مقابلہ میں ابوبکر کي شان میں ایک اور حدیث گھڑ الي ہے کیونکہ مذکورہ حدیث امیر المؤ منین علی ؑ کي

[1] شرح المواقف کا مصنف اور دوسرے محققین لکھتے ہیں کہ شیعہ حضرات امیر المؤمنین کي امامت کے سلسلہ میں اہلسنت کي ان روایات کا سہارا لیتے ہیں جن میں حضرت علی کي نص جلي یا خفي کي صورت میں برتري بیان کي گئي ہے

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

فضيلت كو بيان كرتي تھي .ستم تو يہ ہے كہ حديث قرطاس كو اس طرح تحريف كرڈالا:

"ايتونى بدواة و بياض اكتب فيه لابى بكر كتاباً لا يختلف علىۂ اثنان "

ميرے پاس قلم و دوات لے آئو تاكہ ميں ابو بكر كيلئے نوشتہ چھوڑ جاؤں حتي كہ اس سلسلہ ميں دو افراد بھي باہمي جھگڑا نہ كريں گے.اس كے بعد اس من گھڑت حديث كي" يأ بى الله والمسلمون الا ابا بكر " يعني خداوند عالم اور مسلمان ابو بكر كے علاوہ كسي دوسرے كو قبول نہيں كرتے ، كہ كر تكميل كرتے ہيں.واضح سي بات ہے كہ اس حديث كو رسول خدا كي مشہور و معروف حديث قرطاس كے مقابلے ميں گھڑا گيا ہے اس لئے كہ جس وقت پيغمبر اسلام ؐ بيماري كے عالم تھے تو آپ نے ارشاد فرمايا:

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ایتونی بدواۃ و بیاض اکتب لکم ما لا تضلّون بعدہ ابداً.

کاغذ اور قلم لے آئو تاکہ تمہارے لئے ایسي چیز لکھ جاؤں کہ میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے حاضرین میں اختلاف پیدا ہو گیا بعض نے کہا کہ رسول خدا □ پر بیماري کا غلبہ ہے ہمارے لئے کتاب خدا ہي کافي ہے.

اسي طرح یہ حدیث بھي ابو بکر کي شان میں تراشي گئي ہے کہ پیغمبر اکرم □ نے ارشاد فرمایا:

اٴنا راضٍ عنک ،فھل اٴنت عنّی راضٍ ؟.[1]

میں تو تجھ سے راضي ہوں کیا تم بھي مجھ سے راضي ہو؟

اور اس قسم کي دوسري روایات بھي ہیں حقیقت میں حدیث اقتداء کي دلالت کس چیز پر ہے؟

ہم اس حدیث کي سند سے صرف نظر کرتے ہوئے اس پر بحث کرتے ہیں.

---

[1] شرح نہج البلاغہ ۱۱/۴۹

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

مناوي كہتے ہيں كہ رسول خدا كي جانب سے ان دو حضرات كي اطاعت كو واجب قرار دينا شيخين كي عظمت اور تعريف كے مترادف ہے اور اس سے ان كي قابليت اور لياقت كا علم ہوتا ہے كہ وه سزاوار ہيں كہ اوامر اور نواہي ميں ان كي اطاعت كي جائے...[1]

ليكن اس سلسلہ ميں سب سے پہلا سوال جو ذہن ميں خطور كرتا ہے وه يہ ہے كہ پھر امير المؤمنين عليؑ اور ان كے ساتھيوں نے اس حكم كے باوجود ان دو حضرات كي بيعت كرنے سے روگرداني كيوں كي ؟ چنانچہ مناوي اپنے استدلال كو جاري ركھتے ہوئے كہتے ہيں كہ اگر كوئي شخص يہ اعتراض كرے كہ جب رسول خدا كي جانب سے حكم تھا كہ شيخين كي اطاعت كرنا ہے تو پھر حضرت عليؑ نے اس سے روگرداني كيوں كي ؟تو اس كا جواب يہ

[1] فيض القدير ٧٢/٢

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ہے کہ حضرت علیؑ نے عذر کی وجہ سے ان کی بیعت نہ کی تھی اور جب یہ عذر بر طرف ہو گیا تو انہوں نے بھی شیخین کی بیعت کر لی لہذا اوامر اور نواہی میں انہوں نے شیخین کی اطاعت کی ہے......[1]

اس مقام پر مصنف کہتے ہیں کہ اہل سنت نے خلافت پر واضح نص کے ہوتے ہوئے جب اجماع وغیرہ کا سہارا لیا تو بہت بڑی دلدل میں پھنس گئے ہیں اور شدید قسم کے اعتراضات کی زد میں آ گئے ہیں کیونکہ اب انہوں نے اپنے علم اصول میں واضح کر دیا ہے کہ جب بھی امت میں سے ایک یا دو افراد کسی مسئلہ میں اختلاف رکھتے ہوں تو اجماع منعقد نہیں ہوتا. غزالی اس سلسلے میں کہتے ہیں کہ جب بھی امت میں سے ایک فرد یا دو افراد کسی مسئلہ میں اختلاف نظر رکھتے ہوں تو ان کی عدم موجودگی سے

---

[1] فیض القدیر ۷۲/۲

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اجماع منعقد نہيں ہو گا اگر وہ مر جائيں تو وہ مسئلہ اجماعي مسئلہ نہيں كہلائے گا.

البتہ بعض دوسرے علماء اس مسئلہ كو اجماعي مسئلہ سمجھتے ہيں ہماري دليل يہ ہے كہ وہ چيز جو حرام كي گئي ہے وہ پوري امت كي مخالفت ہے .....[1]

مسلم الثبوت اور اس كي شرح ميں اس مسئلہ كو يوں بيان كيا گيا ہے

مسئلہ : كہا جاتا ہے كہ اگر اكثريت كے مقابلے ميں اقليت يعني ايك يا دو افراد مخالفت كريں تو اجماع ہو گا ليكن ہمارے نزديك يہ اجماع نہيں ہے اس لئے كہ اجماع كا معيار تمام افراد كي تائيد حاصل كرنا ہے اور مذكورہ صورت ميں تمام افراد شريك نہيں ہيں

[1] المستسفي ۲۰۲/۱

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

البتہ اس سلسلے ميں علماء ميں اختلاف پايا جاتا ہے بعض علماء كے نزديك اس قسم كا اجماع اصلاً حجت نہيں ہے اور بعض علماء اسے سرے سے اجماع ہي نہيں سمجھتے اور بعض علماء اسے حجت ظني سمجھتے ہيں اجماع نہيں سمجھتے كيونكہ ظاہر يہي ہے كہ اكثريت صحيح فيصلہ كرتي ہے اگرچہ يہ اجماع نہيں ہے اور بعض علماء نے تو يہاں تك كہہ ديا ہے كہ بعض اوقات حق اقليت كے ساتھ ہوتا ہے اور يہ كوئي انوكھي بات نہيں ہے اور وہ علماء جو اكثريت كي رائے كو اجماع كہتے ہيں وہ خلافت ابوبكر كے بارے ميں كہتے ہيں كہ حضرت عليؑ اور بزرگ شخصيات جيسے سعد بن عبادہ اور سلمان وغيرہ كي مخالفت كے باوجود ابو بكر كي خلافت صحيح ہے اور انہيں يوں جواب ديا جائے گا كہ ابو بكر كي خلافت پر اجماع حضرت عليؑ كي بيعت كرنے كے بعد منعقد ہوا ہے اور يہ بات حضرت عليؑ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

كے سلسلے ميں واضح ہے.[1] يعني انہوں نے ابو بكر كي بيعت كي تهي.

بالفرض اگر حضرت عليؑ كي جانب سے بيعت كرنے كے سلسلے ميں جو مطالب بيان كئے گئے ہيں ان كو اگر قبول بهي كر ليا جائے تو سعد بن عباده كي جانب سے ابو بكر كي بيعت نہ كرنے كا جواب كيا ہو گا؟

واضح رہے كہ مناوي نے اس طرح بيان نہيں كيا ہے ليكن مسلّم الثبوت كے شارح نے اس اشكال كو بيان كيا ہے اور اس كے بعد يوں كہا ہے: سعد بن عباده كا ابو بكر كي بيعت كرنا مبہم ہے يقيني نہيں ہے اس لئے كہ انہوں نے بيعت سے سر پيچي كي اور بيعت نہيں كي اور مدينہ كو ترك كيا اور پهر واپس نہيں آئے اور اس كے بعد عمر كي خلافت كے ڈهائي سال بعد شام كے علاقہ حوران ميں ان كا انتقال ہو گيا.

---

[1] فواتح الرحموت بشرح مسلّم الثبوت ٢/٢٢٢

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

"الاستيعاب" اور دوسرے مآخذ ميں ذكر ہوا ہے كہ انہوں نے گيارہويں صدي ہجري ميں ابو بكر كي خلافت كے دوران وفات پائي اس وجہ سے سعد بن عبادہ كي طرف سے ابوبكر كي بيعت نہ كرنے كا حقيقي جواب يہ ہے كہ سعد بن عبادہ نے ابوبكر كي بيعت سے سرپيچي اپنے اجتہاد كي وجہ سے نہيں كي تھي كيونكہ قبيلہ خزرج كے اكثر افراد يہ كہتے تھے كہ ايك امير ہمارے قبيلہ سے اور ايك تمہارے قبيلہ سے ہو كيونكہ وہ نہيں چاہتے تھے كہ اقتدار ان كے ہاتھ سے نكل جائے اور سعد نے بھي اسي وجہ سے بيعت نہيں كي چونكہ وہ خود امير اور خليفہ بننے كے خواب ديكھ رہے تھے لہذا اگر اس كي مخالفت اجتہاد كي وجہ سے نہ ہو تو اس سے ابوبكر كي خلافت پر منعقد ہونے والے اجماع كو كوئي نقصان نہيں پہنچتا.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اس مقام پر اگر کوئي يہ کہے کہ سعد نے مسلمانوں ميں تفرقہ اندازي اور جماعت مسلمين سے عليؑحدگي اختيار کرنے کے بعد انتقال کيا ہے اور بخاري کي روايت کے مطابق رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمايا ہے کہ : " جو شخص بھي مسلمانوں کي جماعت سے جدا ہو کر انتقال کر جائے تو وہ زمانہ جاہليت کي موت مرا ہے لہذا سعد کے بارے ميں بھي ہم يہ کہيں گے کہ وہ جاہليت کي موت مرے ہيں دوسري طرف يہ بات بھي واضح ہے کہ سعد بن عبادہ جيسے صحابہ کي جانب اس قسم کي نسبت دينا صحيح نہيں ہے

اس کے جواب ميں ہم کہيں گے کہ اگر اجماع کے ساتھ مخالفت اس قسم کي ہو تو جيسے کہ صحيح مسلم ميں آيا ہے سعد بن عبادہ کا شمار ان صحابہ ميں ہوتا ہے کہ جنہوں نے جنگ بدر ميں شرکت کي ہے اور بدريوں کے گناہوں کا مؤاخذہ نہيں ہو گا وہ توبہ کرنے والوں کي طرح ہيں اگرچہ وہ گناہ کبيرہ کے

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

مرتکب ہي کیوں نہ ہوں کیوکہ وہ عظیم منزلت پر فائز ہیں اور خداوند عالم نے انہیں اپني خاص رحمت سے نوازا ہے

اسي طرح سعد بن عبادہ کا شمار ان افراد میں ہوتا ہے کہ جنہوں نے بیعت عقبہ میں بھي شرکت کي تھي یہ وہ افراد تھے کہ جنہیں رسول خدا □ نے بہشت اور مغفرت کا وعدہ دیا تھا لہذا سعد بن عبادہ کے بارے میں سوئے ظن نہیں رکھنا چاہئے اور ان کي عزت و احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے.[1]

اگر ہم سعد بن عبادہ کے واقعہ سے صرف نظر بھي کریں تو صدیقہ زہرا کي جانب سے ابوبکر کي بیعت نہ کرنے کا کیا جواب ہے ؟اس لئے کہ وہ بھي نہ صرف پیغمبر اکرم □ کي صحابیہ تھیں بلکہ اس سے بڑھ کر وہ رسول خدا □ کے جگر کا ٹکڑا تھیں.

---

[1] فواتح الرحموت بشرح المسلّم الثبوت ۲/۲۲۲-۲۲۴

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اگر سعد بن عبادہ جيسے افراد جہالت کي موت سے دور ہوں تو حضرت زہرا کے بارے ميں آپ کي نظر کيا ہو گي ؟وہ عظيم المرتبت خاتون کہ جس کے بارے ميں پيغمبر اسلام نے ارشاد فرمايا : "فاطمة بضعة منّي فمن اغضبها فقد اغضبني [1].

فاطمہ زہرا ميرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے انہيں غضبناک کيا گويا اس نے مجھے غضبناک کيا.

رسول اکرم نے ايک اور مقام پر ارشاد فرمايا :

" فاطمة بضعة منّى،يقبضنى ما يقبضها و يبسطنى ما يبسطها [2]

فاطمہ ميري لخت جگر ہے جس نے اسے ناراض کيا اس نے مجھے ناراض کيا اور جس نے اسے خوشحال کيا اس نے

[1] الجامع الصغير ٣٦٠/٢، حرف فاء حديث ٥٨٣٣

[2] الجامع الصغير ٣٦٠/٢، حرف فاء حديث ٥٨٣٤

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

مجھے خوشحال کیا. ایك اور مقام پر آپ نے ارشاد فرمایا:

فاطمة سیدة نساء اهل الجنة.[1]

فاطمہ خواتین جنت کي سردار ہیں

یہ وہ احادیث ہیں جن کي بنا پر حافظ سھیلي اور دوسرے حفاظ حدیث نے استدلال کیا ہے کہ فاطمہ نہ صرف عام صحابہ سے بلکہ شیخین سے بھي افضل ہیں.[2]

دوسري جانب یہ تاریخ کے مسلّمات میں سے ہے کہ کہ خاتون قیامت جب اس جہاں سے رخصت ہوئیں تو انہوں نے ابوبکر کي بیعت نہیں کي تھي اور نہ ہي حضرت عليؑ نے ان کو بیعت کرنے کیلئے کہا تھا جبکہ آپ جانتے تھے کہ جس نے بھي مسلمانوں کے گروہ سے عليؑ حدگي اختیار کي وہ جاہلیت کي موت مرے گا!!

---

[1] الجامع الصغیر ۲/۳۶۰، حرف فاء حدیث ۵۸۳۵

[2] فیض القدیر ۴/۵۵۴

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

مصنف کہتے ہيں محققين اہل سنت نے اس حديث اقتدا کے ذريعے جو مقاصد حاصل کرنا چاہے ان ميں انہيں کاميابي نہيں ہوئي پس حقيقت حال کيا ہے؟اس سوال کا جواب ہم عنقريب کتاب کے آخري حصہ ميں دينگے.

حديث اقتداء کا دلالت اور معني کے لحاظ سے باطل ہونا

ابھي ہم کچھ موارد ذکر کرتے ہيں کہ جو اس حديث کو دلالت اور معني کے لحاظ سے باطل قرار ديتے ہيں.

١.ابوبکر و عمر کے درميان اختلاف نظر

ابوبکر و عمر بہت سارے احکام و افعال ميں آپس ميں اختلاف نظر رکھتے تھے اگر دو افراد آپس ميں اختلاف

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

رکھتے ہوں (اور مختلف نظریات کے حامل ہوں)تو ان کي پیروي کرنا ناممکن اور محال ہے.

-ابو بکر متعہ کے جواز کے قائل تھے جبکہ عمر نے متعہ کو حرام قرار دیا تھا.

-عمر نے منع کیا تھا کہ غیر عرب کسي عرب سے میراث نہیں پا سکتا سوائے ایك فرد کے کہ جس کي ولادت عربوں کے درمیان ہوئي ہو .تو اب اس صورت حال میں انسان ان دو میں سے کس کي پیروي کرے؟

پھر ان حضرات میں سے جب عثمان نے خلافت کي باگ ڈور سنبھالي تو انہوں نے بہت سارے اقوال و افعال اور احکام میں شیخین کي مخالفت کي جبکہ اہل سنت کے عقیدے کے مطابق وہ خلفائے راشدین میں سے تیسرے خلیفہ ہیں.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

دوسري طرف اصحاب کے درميان بہت سارے افراد ايسے تھے کہ جنہوں نے احکام شرعي ،ديني رسومات ميں شيخين يا خلفائے ثلاثہ کي مخالفت کي.

واضح سي بات ہے کہ ان کي مخالفت فقہي يا اصولي موارد پر مختلف مقام پر بيان ہوئي ہے.

٢.احکام الٰهي سے عدم واقفيت

مشہور و معروف ہے کہ شيخين بہت سارے اسلامي مسائل ،اصول و فروع ، يہاں تک کہ قرآن مجيد کے بعض الفاظ کے معاني بھي نہيں جانتے تھے لہذا يہ کيسے ممکن ہے کہ پيغمبر اکرم ايسے افراد کي مطلق اقتداء کا حکم ديں ؟

کيا ايسے شخص کے بارے ميں دستور ديا جا سکتا ہے کہ تمام اوامر و نواہي ميں ان کي اقتداء و پيروي کي جائے ؟

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

۳.جواز عصمت

حدیث اقتداء اس متن کے ساتھ ابو بکر و عمر کي عصمت کو بیان کر رہي ہے اور یہ کہ ان سے خطا کا احتمال بھي نہیں ہو سکتا.

واضح اور روشن ہے کہ شیخین کے بارے میں آج تك کسي مسلمان نے بھي ایسي گفتگو نہیں کي کیونکہ ایسے شخص کي اقتدا کو واجب قرار دینا جو معصوم نہیں ہے حقیقت میں ایسي چیز کو واجب قرار دینے کے مترادف ہے جو قبیح ہونے سے محفوظ نہیں ہے

٤.سقیفہ اور حدیث اقتداء سے عدم استدلال

دوسري طرف اگر حدیث اقتداء ، پیغمبر گرامي سے منقول ہوتي تو یقیني طور پر ابو بکر سقیفہ کے دن اس سے استدلال کرتے لیکن کسي بھي حدیثي ، تاریخي

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

كتاب ميں نقل نہيں ہوا كہ ابو بكر نے اس حديث كے ذريعہ لوگوں كيلئے استدلال كيا ہو يعني اگر اس قسم كي حديث كا وجود خارجي ہوتا تو يقينا نقل اور مشہور ہوتي جيسے كہ واقعہ سقيفہ اور وہاں پر پيش آنے والا لڑائي جھگڑا تاريخي كتب ميں منقول ہوا ہے.

اس سے قطع نظر تاريخ ميں كہيں نہيں ملتا كہ ابو بكر نے اس حديث سے استدلال كيا ہو.

٥.سقيفہ ميں بيعت

اس سے بڑھ كر جو كچھ بيان ہو چكا ہے وہ يہ ہے كہ سقيفہ ميں ابو بكر نے ابو عبيدہ اور عمر بن خطاب كي طرف اشارہ اور حاضرين كو مورد خطاب قرار ديا اور كہا "ان دو

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

میں سے آپ جن کي چاہیں بیعت کر سکتے ہیں"۔[1] چنانچہ انہوں نے ایك دوسرے کو خلافت رسول □ سنبھالنے کیلئے کہا اور ایك دوسرے کو تکلفاًیہ کہتے تھے کہ " ہاتھ بڑھائیے میں تمھاري بیعت کرتا ہوں"[2]

٦. فسخ بیعت

جب ابو بکر کي خلیفہ کے عنوان سے بیعت کي گئي تو حاضرین کي طرف رخ کیا اور دو بار کہا " میري بیعت توڑ دیں چونکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں"...[3]

[1] رجوع کریں، صحیح بخاري ٢٥٠٦/٦، کتاب محاربین از اہل ردّہ... حدیث ٦٤٤٢، مسند احمد ٩٠/١، مسند عمر بن خطابحدیث ٣٩٣، تاریخ طبري ٤٤٦/٢، السیرۃ الحلبیہ ٣٩٥/٣ اور دوسرے مآخذ

[2] الطبقات الکبريٰ ١٣٥/٣، مسند احمد ٥٨/١، مسند عمر بن خطاب حدیث ٢٣٥، السیرۃ الحلبیہ ٣٩٥/٣

[3] الامامة و السیاسة ٢٠/١، الصواعق المحرقہ ١١، الریاض النظرۃ ٢٥١/١-٢٥٣، کنز العمّال ٢٥٢/٥، حدیث ١٤١٠٨

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

۷. مستحق خلافت کون ؟

جس وقت ابو بکر اس دار دنیا سے کوچ کرنے لگے تو کہا کاش میں رسول خدا ﷺ سے پوچھ لیتا کہ خلافت کا حقیقي حقدار کون ہے تاکہ کوئي دوسرا اس پر جھگڑا نہ کرتا اور کاش میں دریافت کر لیتا کہ کیا انصار کا بھي اس میں حصہ ہے ؟.[1]

۸. ناگہاني بیعت

جب خلافت ، عمر تک پہنچي تو انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابو بکر کي بیعت ناگہاني ، اچانک اور بغیر

[1] تاریخ طبري ۶۲۰/۲ ، العقد الفرید ۲۵۰/۲ ، الامامة والسیاسة ۲۴/۱ ، مروج الذهب ۳۰۹/۲

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

كسي غور و فكر كے تھي تاكہ مسلمان شر سے بچ جائيں لہذا اب اگر كوئي بيعت توڑ دے تو اسے قتل كر ديں.[1]

متن حديث اقتداء كي مزيد تحقيق

بيشك تمام دلائل اور استدلال كے بعد آخر متن حديث اور اس كا معني كيا ہے؟

جو كچھ بيان ہوا ہے اس كي روشني ميں ہم حديث كو جاننے كے بعد (اگر فرض كيا جائے كہ حديث صادر ہوئي ہے) معاني كے لحاظ سے اس كي كوئي اہميت نہيں ہے. اس فرض كے ساتھ كہ ہم ان دو امر ميں سے كسي ايك كو قبول كريں.

[1] صحيح بخاري ٢٥٠٥/٦، الصواعق المحرقہ ١٠، تاريخ الخلفاء ٦٧

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

الف.لفظ حديث ميں تحريف کا واقع ہونا

حديث اقتدا ء ميں دو کلمات "ابابکر و عمر" بجائے اس کے کہ " ابي بکر و عمر " مجرور ہوتے ، منصوب ذکر ہوئے ہيں اگر يہ فرض کر بھي ليا جائے کہ اس حديث ميں تحريف واقع نہيں ہوئي ہے تو دوسرے افراد کي طرح ابو بکر و عمر کو بھي اقتداء کرنے کا حکم ديا جا رہا ہے نہ يہ کہ ان کي پيروي کرنے کو کہا جا رہا ہے.[1]

لہذا اس صورت ميں پيغمبر خدا ﷺ نے تمام مسلمانوں کو عمومي طور پر اور ابو بکر و عمر کو خصوصي طور پر اقتداء کرنے کا حکم ديا ہے اور روايت ميں "باللذين بعده "جو آيا ہے يعني کتاب و عترت ان کي اقتدا ء کرنے کا مسلمانوں کو عمومي طور پر اور شيخين (ابو بکر و عمر) کو

[1] تلخيص الشافي ۳/۳۵-۳۶

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

خصوصي طور پر حکم ديا جا رہا ہے اور وہي گران بہا دو چيزيں ہيں جن کے بارے ميں پيغمبر اسلام نے حديث ثقلين ميں ہميں تمسک کا حکم ديا ہے.[1]

ب. مخصوص واقعہ ميں حديث کا صادر ہونا

دوسرا يہ کہ حديث ايک خاص واقعہ کي طرف اشارہ کر رہي ہے ايک روز پيغمبر اکرم جا رہے تھے اور آپ کے پيچھے ابو بکر و عمر آ رہے تھے تو کچھ لوگوں نے آنحضرت سے راستہ کے بارے ميں پوچھا کہ ہم کہاں جا رہے ہيں تو آپ نے فرمايا کہ يہ دو پيچھے آ رہے ہيں يعني ابو

[1] حديث ثقلين کے بارے ميں مزيد معلومات کيلئے ہماري کتاب "نفحات الازھار في خلاصۃ عبقات الانوار في امامۃ ائمۃ الاطھار" کي طرف رجوع کريں

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

بكر و عمر ان كي پيروي كريں اور آپ كا مقصود يہ تھا كہ راستہ چلتے ہوئے ان كي اقتداء كرو.[1]

لہذا حديث ميں اقتداء سے مراد مطلقاً اقتداء نہيں ہے بلكہ حديث ميں ايسے قرائن پائے جاتے ہيں جو خاص مورد پر دلالت كرتے ہيں لہذا راوي نے جان بوجھ كر يا سہواً قرائن كو حذف كيا ہے چنانچہ حديث اقتداء كي ظاہري شكل يوں بن گئي ہے كہ شيخين كي بغير چون و چرا كے اقتداء كي جائے. چنانچہ اس قسم كے واقعات فقہي، تفسيري اور تاريخي كتب ميں پائے جاتے ہيں اور اسي كا ايك نمونہ حديث اقتداء ميں بھي پايا جاتا ہے اور ہم اس بارے ميں تفصيلي گفتگو نہيں كرتے ہيں اور قارئين محترم پر واضح ہو جائے كہ اگر يہ حديث آنحضرت ﷺ سے نقل ہوئي ہے تو پھر يہ ايك حديث نہيں ہے بلكہ اس قسم كي كئي

---

[1] تلخيص الشافي ٣/٣٨

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

احاديث نقل ہوئي ہيں جو رسول اکرم نے خاص مقامات کيلئے بيان کي ہيں جن کا ايک دوسرے کے ساتھ کوئي ربط نہيں ہے.

حديث اقتداء کے مختلف متون

جيسا کہ ہم پہلے بيان کر چکے ہيں کہ حديث اقتداء مختلف طريقوں سے نقل ہوئي ہے .بعض طرق و اسناد ميں اس طرح ذکر ہوئي ہے

-ان دو کي اقتداء کريں.

-عمار کے طرز عمل کو اپنائيں.

-ابن ام عبد کے دستور و احکام سے تمسک کريں.

-جب بھي ابن ام عبد تمہارے لئے کوئي حديث بيان کرے تو اس کي تصديق کرنا

-ابن مسعود جو بھي حديث کہيں ان کي تصديق کرنا

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

لہذا اگر يہ حديث پيغمبر اکرم سے منقول ہوئي ہو تو تين اہم نکات پر مشتمل ہے

١. شيخين کے ساتھ مخصوص ہے.

٢.عمار بن ياسر کے بارے ميں ہے.

٣.عبد اللہ بن مسعود کے متعلق ہے.

ہماري بحث کا موضوع پہلا مقام ہے کيونکہ ہم نے شيخين (ابو بکر و عمر) کے ساتھ مخصوص روايت کے بارے ميں تفصيل سے بحث کي ہے اور ہماري تحقيق کے مطابق اس روايت سے استدلال کرنا اور اس کے ظاہر کو اً خذ کرنا صحيح نہيں ہے.دوسري طرف يہ بات بھي واضح ہو گئي ہے کہ اس بات کے قوي احتمال ہيں کہ لفظ ميں يا اس کے نقل کرنے ميں تحريف واقع ہوئي ہے اس طرح کہ بعض قرائن کو حذف کر ديا گيا ہے تو پس جو حديث مقيد تھي مطلق ہو گئي ہے حقيقت ميں يہ بھي تحريف کي ايک قسم

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ہے بلکہ محققین کے ہاں بد ترین تحریف ہے اب ہم حدیث کے دوسرے دو مقامات کے بارے میں بحث کرتے ہیں اور ہماري بحث طولاني نہ ہو جائے اس لئے صرف مدلول و مفاہیم سے بحث کریں گے اگرچہ ان دو مقامات میں شیخین کے فضائل ذکر ہوئے ہیں اور بعض اوقات علماء اہل سنت نے امیرالمؤ منین علیؑ کے مقابلے میں شیخین کي فضیلت کو بیان کرنے کیلئے انہي فضائل کا سہارا لیا ہے اس بنا پر یہ کہیں گے کہ پیغمبر خدا ﷺ کے اس فرمان (عمار کے طرز عمل کي پیروي کرو) کا معني یہ ہو گا کہ عمار کي سیرت اور طرز عمل کو اپنے لئے نمونہ قرار دو اور ان کے ارشادات سے بہرہ مند ہوں

اب دیکھنا یہ ہے کہ عمار کي سیرت اور طور طریقہ کیا تھا اور ان کے فرمودات اور ارشادات کیا تھے؟

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

كيا اہل سنت نے عمار كي سيرت اور ان كے فرمودات كو اپنايا ہے اور ان كے ارشادات پر عمل كيا ہے؟

ان سوالات كے جوابات كو سيرت اور تاريخ كي كتب سے آساني سے حاصل كيا جا سكتا ہے .سيرت اور تاريخ كي كتابيں آپ كے سامنے ہيں اور ان ميں سے بعض اقتباسات كو پيش كرتے ہيں

حضرت عمار نے ابو بكر كي بيعت نہيں كي.[1]

اور جب عمر كي بنائي گئي شوري كے موقع پر عبد الرحمن بن عوف نے لوگوں سے كہا كہ ميري راہنمائي كريں تو حضرت عمار نے اسے يوں كہا كہ اگر تم يہ چاہتے ہو كہ مسلمانوں كے درميان اختلافات پيدا نہ ہوں تو علیؑ ابن ابي طالب كي بيعت كر لو.[2]

---

[1] المختصر في اخبار البشر ١/١٥٦، تتمة المختصر ١/٢١٥

[2] تاريخ طبري ٣/٢٩٧، الكامل ٣/٧٠، العقد الفريد ٤/٢٥٩

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اور اس كے بعد جب عثمان كي بيعت ہو گئي تو حضرت عمار نے لوگوں كو خطاب كرتے ہوئے كہا "اے قريش كے گروہ! جس دن سے تم نے خلافت كو اہلبيت پيغمبرؐ سے دور كيا ہے تو ميں كبھي بھي اس خلافت سے مطمئن نہيں ہوں كہ خدا وند عالم اس خلافت كو تمہارے درميان سے اٹھا كر كسي دوسرے اجنبي شخص كے حوالے كر دے گا جس طرح تم نے خلافت كي باگڈور ان كے اہل سے ليكر دوسروں كے حوالے كر دي ہے.[1]

حضرت عمار روز اول سے ہي امير المؤمنين كے ہمراہ رہے ہيں يہاں تك آپ كے ہم ركاب ہو كر جنگ صفين ميں بھي شركت كي ہے اور وہاں پر جام شہادت نوش كيا ہے بے شك عمار ياسر كے بارے ميں پيغمبر اكرم ؐ نے يہ فرمايا:

---

[1] مروج الذهب ٢/٣٥٢

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

" عمّار تقتله الفئة الباغيه .[1]

دوسرے مقامات پر رسول خدا نے حضرت عمار کے بارے میں فرمایا :

" من عادی ' عماراً عاداه الله ".[2]

جو بھي عمار کے ساتھ دشمني کرے گا اس کے ساتھ خدا بھي دشمني کرے گا.

---

[1] مسند احمد ۳۵۰/۲ ، مسند عبداللہ ابن عمر ، حديث ٦٥٠٢ ، تاريخ طبري ۲۷/٤-۲۹ ، طبقات ابن سعد ۱۹۰/۳-۱۹۲ ، الخصایص ۲۲۱-۲۳۲ ، حديث ۱٥۸-۱٦۸ ، المستدرک ٤٤۲٤۳٥/۳ ، کتاب معرفت صحابہ ، باب ذکر مناقب عمار ابن یاسر ، حديث ٥٦٥۷-٥٦٥۹-٥٦٧٦٥٦٦٠ ، عمدة القاري ۱۹۲/۲٤ ، کنز العمال ۳۳۲/۱۱-۳۳۳ ، کتاب فضائل ، باب ذکر صحابہ اور ان کے فضائل ، احاديث ۳۳٥٤۳-۳۳٥٤٧-۳۳٥٥۱-۳۳٥٥۲-۳۳٥٥۳-۳۳٥٥۸ اور ۳۳٥٦٠

[2] الاستیعاب ۲۲۹/۳ ، الاصابة ٤٧٤/٤ ، کنز العمال ۳۳۲/۱۱ ، کتاب فضائل ، باب ذکر صحابہ واور انکے فضائل حديث ۳۳٥٤۸ ، انسان العيون ۷۸/۲

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ان معروضات كے علاوه آخر پيغمبر اسلام ؐ نے كيوں تاكيد فرمائي تھي كہ عمار كے طرز عمل كو اپنائے ركھنا اور لوگ ان كي سيرت پر چليں؟

اس لئے كہ اس سے پہلے رسول خدا ؐ نے حضرت عمار كو يہ فرمايا تھا:

" يا عمار بن ياسر ! ان راٴيت عليّاً قد سلک واديا ً وسلک الناس واديا ً غيره فاسلک مع عليّ فانه لن يد ليک فی ردی ، ولن يخرجک من هدی .. يا عمار ! انّ طاعة عليّ من طاعتی ، و طاعتی من طاعة الله عزّ وجلّ.[1]

اے عمار! اگر تم ديكھو كہ عليؑ ايك سمت جا رہے ہيں اور باقي تمام افراد دوسري سمت تو تمہيں چاہئے كہ عليؑ كي ہمراہي اختيار كرو اس لئے كہ وه تجھے ہلاكت ميں نہيں

[1] تاريخ بغداد ١٨٨/١٣-١٨٩، كنز العمال ٢٨٢/١١، كتاب فضائل، باب ذكر صحابہ اور ان كے فضائل، هديث ٣٢٩٦٩، فرائد السمطين ١٧٨/١، مناقب خوارزمي ٥٧-١٢٤

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

ڈاليں گے اور تيري ہدايت کريں گے.... اے عمار !بيشك علیؑ کي اطاعت ميري اطاعت ہے اور ميري اطاعت خدا وندعالم کي اطاعت ہے.

اب ہم حديث اقتداء کے اس جملے کي وضاحت کرتے ہيں کہ جس ميں کہا گيا ہے کہ ابن ام عبد کے ساتھ تمسكؑ کرنا يا يہ کہا گيا ہے کہ جب بھي ابن ام عبد تمہارے لئے کوئي حديث بيان کرے تو اس کي تصديق کرنا.

اس فرمان کا معني کيا ہے ؟ اگر يہ حکم ديا گيا ہے کہ اس کي حديث اور اس کے کلام کي تصديق کرنا ہے تو کيا جو کچھ انہوں نے کہا تھا اس کي تصديق بھي کي گئي ہے ؟

واضح سي بات ہے کہ کوئي اس قسم کي کلام نہيں کر سکتا اس لئے کہ ہم نے اس کے بر خلاف ديکھا ہے کبھي تو انہيں نقل حديث سے منع کيا گيا ہے اور کبھي نہ صرف يہ کہ نقل حديث سے منع کيا گيا ہے بلکہ ان کي تکذيب

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

بھي گئي ہے اور اس سے بھي بدتر انہيں طمانچے بھي مارے گئے ہيں اس سلسلہ ميں اہل سنت كي روايات كي طرف رجوع كيا جائے..[1]

اگر پيغمبر اسلام ؐ نے يہ فرمايا ہے كہ ابن ام عبد كے دستور سے تمسك كرنا تو ان كا كيا دستور تھا ؟ لہذا يہ كوئي خاص قسم كا دستور ہو گا كہ جسے كسي خاص مقام پر بيان كيا گيا تھا چنانچہ رواۃ نے اس قسم كا كوئي قول نقل نہيں كيا ہے حتماً كسي خاص دستور كي طرف اشارہ ہے جو كسي خاص مقام پر صادر ہوا ہے ليكن رواۃ نے اس سلسلہ ميں كسي چيز كو بھي نقل نہيں كيا ہے اہل سنت نے ابن مسعود كيليے ايك اور حديث كو نقل كيا ہے اور اسے اس كے فضائل ميں شمار كرتے ہيں اس حديث ميں آيا ہے كہ:

---

[1] سنن الدارمي ٦١/١ ، طبقات ابن سعد ٢٥٦/٢، تذكرۃ الحفاظ ٧/١، اسد الغابہ ٣٨٦/٣-٣٨٧

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

رضيت لكم ما رضى به ابن ام عبد .[١]

جو كچھ تمہارے لئے ابن ام عبد پسند كريں ميں بھي وہي پسند كرتا ہوں.

اب يہاں پر رضائت سے كيا مراد ہے ؟ يقيناًيہ حديث كسي خاص مقام كيلئے صادر ہوئي ہے ياكسي خاص بات كيلئے واقع ہوئي ہے جس كو رواة نے نقل نہيں كيا ہے .حاكم نيشاپوري كے مطابق وہ خاص مقام يہ ہے

رسول خدا ﷺ نے عبداللہ بن مسعود سے فرماياكہ : " پڑھو ! تو ابن مسعود نے كہاكہ ميں وہ كيسے پڑھوں جو آپ پر نازل ہوا ہے ؟ پيغمبر اكرم ﷺ نے فرمايا ميں چاہتا ہوں كہ دوسروں سے بھي وہ كلام سنوں راوي كہتا ہے كہ ابن مسعود نے سورہ نساء كي قرأت شروع كي اور جب اس آيہٴ مباركہ "

---

[١] كتب حديث ميں اس طرح نقل ہوا ہے...رجوع كريں، جامع الصغير ٢٧٣/٢، حرف را، حديث ٤٤٥٨

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید و جئنا بك علیٰ هئولاء شهیداء[1] پر پہنچے تو رسول خدا نے گریہ شروع کر دیا تو ابن مسعود نے تلاوت قرآن مجید روک دي پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ تلاوت جاري رکھو تو اس کے بعد ابن مسعود نے خدا وند متعال کي حمدو ثنا بیا ن کي تو رسول اکرم پر درود و سلام بھیجا اور زبان پر بر حق گواہي کو جاري کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے خدا کو بطور پروردگار اور اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے اور امت کیلئے جو کچھ خدا اور اس کے رسول نے پسند کیا ہے اس کو بھي پسند کیا ہے اس موقع پر رسول اکرم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے بھي اس چیز کو پسند کیا ہے جسے ام عبد نے پسند کیا ہے.

---

[1] سورہ نساء آیہ ٤١

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

اس حديث كو اگرچہ بخاري اور مسلم نے نقل نہيں كيا ہے ليكن يہ حديث سند كے لحاظ سے صحيح ہے.[1]

آپ نے ديكھا كہ كس طرح فرمان رسول خدا ﷺ كو تصرف كيا گيا ہے اور سنت نبوي سے اپنے مفاد ميں معني حاصل كيا گيا يہ لوگ خود بھي گمراہ ہيں اور دوسروں كو بھي گمراہ كيا ہے.

ہم ان كي نازيبا حركت كے جواب ميں كہيں گے: بيشك سنت كريمہ ميں تحقيق كي ضرورت ہے اور روايات معتبر كو غير معتبر سے جدا كرنے كي ضرورت ہے بالخصوص ان مسائل ميں جن كا دين اسلام كے ساتھ بنيادي رابطہ ہے اور اصول عقائد اور احكام شرعي انہيں پر مبني ہيں.

---

[1] المستدرك على الصحيحين ۳/۳٦۱ كتاب معرفتہ صحابہ ، باب ذكر مناقب عبداللہ بن مسعود ، حديث ۵۳۹٤

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

آخر میں ہم بارگاہ احادیت میں دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اساتذہ اور بزرگوں پر اپني رحمت نازل کرے کہ جن کي بدولت ہم تحقیق اور جستجو کرنے کے قابل ہوئے ہیں بالخصوص صاحب عبقات الانوار کے مرقد منور پر شبنم افشاني کرے اور ہمیں یہ توفیق عنایت فرمائے کہ ہم دین مبین کي بہتر انداز سے تحقیق کر سکیں.

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

منابع و مآخذ

"الف"

۱. **الابهاج في شرح المنهاج:** عليؒ بن عبد الكافي سبكي، مكتبة الكليات الازهريه، قاهره، مصر، ۱۴۰۱ھ

۲. **الاحكام في اصول الاحكام:** عليؒ بن محمد آمدي، دار الكتاب عربي، بيروت طبع دوم، ۱۴۰۶ھ

۳. **الاستيعاب:** ابن عبد البر، دار الكتب علميه، بيروت، لبنان، طبع اول، ۱۴۱۵ھ

۴. **اُسد الغابة:** ابن اثير، دار الكتب علميه، بيروت، لبنان

۵. **أسني المطالب في أحاديث مختلفة المراتب:** ابن درويش الحوت، مكتبة التجارية الكبري، مصر، طبع اول، ۱۳۵۵ھ

۶. **الاصابة:** ابن حجر عسقلاني، دار الكتب علميه، بيروت، لبنان، طبع اول، ۱۴۱۵ھ

۷. **الاعلام:** زركلي، دار العلم للملايين، بيروت، لبنان، ۱۹۹۷م

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

۸. **الامامةو السياسة :** ابو محمد عبدالله بن مسلم بن قتيبہ دينوري ، مؤسسہ نشر و اشاعت حلبي و شركاء

۹. **الانساب :** سمعاني ، دار الفكر ، بيروت ، لبنان ، طبع اول ، ۱٤۰۸ھ

۱۰. **انسان العيون مشهور بہ السيرة الحلبيہ :** علیؑ بن برہان الدين حلبي ، مكتبة مصطفي بابي حلبي ، مصر ، طبع اول ، ۱۳۸٤ھ

"ب"

۱۱. **البداية و النهاية :** حافظ ابي فداء اسماعيل بن كثير ، دار احياء تراث عربي ، بيروت ، لبنان ، طبع اول ، ۱٤۰۸ھ

۱۲. **البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع :** شوكاني ، دار المعرفہ ، بيروت

"ت"

۱۳. **تاريخ اصفهان :** ابي نعيم اصفهاني ، طبع ليدن ، ۱۹۳٤ھ

۱٤. **تاريخ الخلفاء :** جلال الدين سيوطي ، از منشورات شريف الدين رضي ، قم ، ايران طبع اول ، ۱٤۱۱ھ

۱۵ . **تاريخ الطبري :** سلمان بن احمد بن ايوب لخمي طبري ، از منشورات كتابفروشي اروميہ ، قم ، ايران

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

۱۶. **تاریخ بغداد :** خطیب بغدادي ، دار الکتب علمیہ، بیروت ، لبنان، طبع اول، ۱۴۱۷ھ

۱۷. **تاریخ دمشق :** حافظ ابي القاسم علیؒ بن حسن معروف بہ ابن عساکر، دارالفکر، بیروت، لبنان، ۱۴۲۱ھ

۱۸. **تتمة المختصر في اخبار البشر:** عمربن وردي، نجف، عراق

۱۹. **تذکرة الحفاظ :** ذهبي ، دار احیاء التراث العربي، بیروت، لبنان

۲۰ . **تقریب التهذیب :** ابن حجر عسقلاني ، دار الکتب علمیہ ، بیروت ، لبنان، طبع دوم، ۱۴۱۵ھ

۲۱. **تلخیص الشافي :** شیخ الطائفہ محمدبن حسن طوسي ، دار الکتب ، قم

۲۲. **تلخیص المستدرک :** ذهبي ، دار المعرفہ ، بیروت، لبنان

۲۳ . **تهذیب التهذیب :** ابن حجر عسقلاني ، دار الکتب علمیہ ، بیروت ، لبنان، طبع اول، ۱۴۱۵ھ

۲۴. **تهذیب الکمال في اسماء الرجال :** جمال الدین ابي الحجاج یوسف مزي ، مؤسسہ الرسالہ ، بیروت ، لبنان، طبع پنجم، ۱۴۱۵ھ

"ج"

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

۲۵. **الجامع الصغیر**: جلال الدین سیوطي ، دار الفکر، طبع اول ، ۱۴۰۱ھ

"ح"

۲۶. **حسن المحاضره**: جلال الدین سیو طي ، دار الکتب علمیه ، بیروت، لبنان، طبع اول، ۱۴۱۸ھ

"خ"

۲۷. **الخصائص**: نسائي ، مجمع احیاء الثقافة العلمیه ، قم، ایران، طبع اول، ۱۴۱۹ھ

۲۸. **خلاصة الأ ثر في اعیان القرن الحادي عشر**: محمد امین بن فضل الله محبي حنفي، دار الکتب علمیه، طبع اول، ۱۴۲۷ھ

"د"

۲۹. **الدر النضید في مجموعة الحفید**: شیخ الاسلام احمد بن یحیي هروي ، طبع افغانستان

۳۰. **الدرر الکامنه في اعیان المائة الثامنه**: ابن حجر عسقلاني ، دار احیاء التراث

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

"ر"

۳۱. **روضة الواعظين:** محمد بن قتال نيشاپوري، منشورات رضي، قم

۳۲. **الرياض النضرة:** محب الدين الطبري، دار الكتب علميہ، ، بيروت، لبنان

۳۳. **رفع الاصر:** ابن حجر عسقلاني

"س"

۳۴. **سنن ابن ماجہ:** ابن ماجہ قزويني، دار الجيل، ، بيروت، لبنان، طبع اول، ۱٤۱۸ھ

۳۵. **سير اعلام النبلاء:** ذهبي، مؤسسہ الرسالہ، بيروت، لبنان، طبع نہم، ۱٤۱۳ھ

"ش"

۳۶. **شذرات الذهب:** ابن معاد، دار الكتب علميہ، بيروت، لبنان

۳۷. **شرح المختصر في الاصول:** ابن حاجب، طبع اول، ۱۳۱۶ھ، مكتبہ اميريہ، مصر

۳۸. **شرح المنهاج:** شمس الدين عبد الرحمن اصفهاني، مكتبہ رشيد، رياض، سعودي عرب، طبع اول، ۱٤۲۰ھ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

۳۹. **شرح المواقف**: سید شریف جرجاني، از منشورات شریف رضي ، قم، ایران، طبع اول، ۱٤۱۲ھ

٤۰. **شرح جامع الصغیر (سراج المنیر)**: عزیزي شافعي، دار الفکر، بیروت، لبنان

٤۱. **الشیخ محمد عبده بین الفلاسفه والمتکلمین**: شیخ محمد عبده، دار احیاء الکتب العربیه، طبع اول، ۱۳۷۷ھ

"ص"

٤۲. **صحیح بخاري**: ابو عبدالله محمد بن اسماعیل بخاري جعفي، دار ابن کثیر، دمشق بیروت، یمامه، طبع پنجم، ۱٤۱٤ھ

٤۳. **صحیح ترمذي**: محمد بن عیسي بن سوره ترمذي، دار الفکر، بیروت، لبنان، طبع دوم، ۱٤۰۳ھ

٤٤. **الصواعق المحرقه**: ابن حجر هیثمي مکي مکتبة القاهره، قاهره، مصر

"ض"

٤٥. **الضعفاء الکبیر**: عقیلي، دار الکتب علمیه، بیروت، لبنان

٤٦. **الضوء اللامع لأهل القرن التاسع**: شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوي، از منشورات دار مکتبة الحیاة، بیروت، لبنان

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

"ط"

٤٧. **طبقات الحفاظ** : جلال الدين سيوطي ، دار الكتب علميه ، بيروت ، لبنان، طبع دوم، ١٤١٤ھ

٤٨. **طبقات الشافعيه:** **اسنوي** ، دارالعلوم ، سعودي عرب ، رياض ، ١٤٠١ھ

٤٩. **طبقات القراء** : حافظ شمس الدين محمد بن جزري ، قاہره ، مصر ، ١٣٥١ھ

٥٠. **الطبقات الكبري**: ابن سعد ، دار الكتب علميه ، بيروت ، لبنان، طبع دوم، ١٤١٨ھ

"ع"

٥١. **العبر في خبر من غبر**: شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان ذهبي ، دار الكتب علميه ، بيروت ، لبنان

٥٢. **العقد الفريد**: ابن عبدربه ، دار الكتاب عربي ، ، بيروت ، لبنان

٥٣. **عمدة القاري**: بدرالدين عيني ، دار الفكر ، بيروت ، لبنان

"ف"

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

٥٤. **فرائد السمطين:** ابراهيم بن محمد حموئي جويني خراساني، مؤسسه محمودي، ، بيروت، لبنان، طبع اول، ١٣٩٨ھ

٥٥. **فوات الوفيات:** محمد بن شاكر كتبي، دار الكتن علميه، بيروت ، لبنان، طبع اول، ٢٠٠٠م

٥٦. **فواتح الرحموت في شرح مسلم الثبوت :** نظام الدين انصاري ، مطبوع در حاشيه مستسفي

٥٧. **فيض القدير:** محمد بن عبد الرؤوف مناوي، دار الكتب علميه ، بيروت، لبنان، طبع اول، ١٤١٥ھ

"ق"

٥٨. **قرة العينين في تفضيل الشيخين:** ولي الله دهلوي، نوراني، پشاور ، پاكستان، ١٣١٠ھ

"ک"

٥٩. **الكاشف :** شمس الدين ابي عبدالله محمد بن احمد ذهبي ، دار الفكر، بيروت، لبنان، طبع اول، ١٤١٨ھ

٦٠. **الكامل في التاريخ :** ابن اثير، دار الفكر ، بيروت ، لبنان، ١٣٩٩

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

٦١. **كتاب الضعفاء الكبير**: ابن حماد عقيلي ، دار الكتب علميه ، بيروت ، لبنان، طبع دوم، ١٤١٨

٦٢. **الكمال في اسماء الرجال**: (مخطوط) حافظ عبد الغني مقدسي

٦٣. **كنز العمال**: متقي بندي ، دار الكتب علميه ، بيروت ، لبنان، طبع اول، ١٤١٩

"ل"

٦٤. **لسان الميزان**: ابن حجر ، دار الكتب علميه ، بيروت ، لبنان، طبع اول، ١٤١٦

"م"

٦٥. **مجمع الزوائد و منبع الفوائد**: حافظ نور الدين علي بن ابي بكر هيثمي، دار الفكر، بيروت، لبنان، ١٤١٢ه

٦٦. **المختصر في اخبار البشر**: عباد الدين اسماعيل بن ابي الفداء ، دار عبد اللطيف، مصر

٦٧. **مرأة الجنان**: يافعي، دار الكتب الاسلاميه، قاهره، مصر، طبع دوم، ١٤١٣ه

٦٨. **مروج الذهب**: مسعودي، دار المعرفه، بيروت، لبنان

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

٦٩ . **المستدرک :** حاکم نیشا پوري ، دار الکتب علمیہ ، بیروت ، لبنان، طبع اول، ١٤١١ھ

٧٠ .**المستصفي في علم الاصول :** ابو حامد محمد غزالي ، دار الکتب علمیہ ، بیروت، لبنان، ١٤١٧ھ

٧١. **مسند احمد :** احمد بن حنبل شیباني ، دار الاحیاء التراث العربي ، بیروت ، لبنان، طبع سوم، ١٤١٥ھ

٧٢. **مسند (سنن) الدارمي** : عبد الله بن بہرام دارمي ،الاعتدال ، دمشق ، ١٣٤٩ھ

٧٣.**المعارف** : ابو محمد عبد الله بن مسلم بن قتیبہ ، دار الکتب علمیہ ، بیروت ، لبنان، طبع اول، ١٤٠٧ھ

٧٤ . **المعجم الأوسط** : سلیمان بن احمد بن ایوب لخمي ، طبراني ، دار الحرمین، ١٤١٥ھ

٧٥.**المغني** : ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد ابن قدامہ، دار الکتب العربي، بیروت، لبنان

٧٦.**المغني في الضعفاء** : ذهبي، دار الکتب علمیہ ، بیروت ، لبنان، طبع اول، ١٤١٨ھ

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

۷۷. **مقتل الحسين**: ابو مخنف ازدي، قم

۷۸. **المناقب**: ابن مغازلي، دارالاضواء، بيروت، لبنان، طبع دوم، ١٢١٤ھ

۷۹. **المناقب للخوارزمي**: خوارزمي، مؤسسه نشر اسلامي، قم، طبع دوم، ١٤١٤ھ

۸۰. **المنتظم**: ابن جوزي، دار الكتب علميه، بيروت، لبنان، طبع اول، ١٤١٣ھ

۸۱. **الموضوعات**: ابن جوزي، دارا لكتب علميه، بيروت، لبنان، طبع اول، ١٤١٥ھ

۸۲. **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**: ذهبي، دار المعرفه و دارا لكتب علميه، بيروت، لبنان، طبع اول، ١٣٨٢ھ

"ن"

۸۳. **النجوم الزاهره في ملوك مصر والقاهره**: يوسف بن تغري اتابكي، دار الكتب علميه، قاهره

Presented by www.jafrilibrary.com

Presented by www.jafrilibrary.com

۸۴ ، **نفحات الازهار في خلاصة عبقات الانوار** : آیت الله سید علیؒ حسيني ميلاني، قم نشر الحقايق ، طبع دوم، ١٤٢٦ھ

۸۵. **نفح الطيب مع غصن الاندلس الرطيب** : حافظ شيخ احمد بن محمد مقري تلمساني، دار صادر ، بيروت ، لبنان

"و"

٨٦. **الوافي بالوفيات** : صفدي ، بيروت ، شركت متحد پخش ، ١٤٢٠ھ

۸۷ . **وفيات الاعيان** : شمس الدين احمد بن محمد بن خلكان، دار صادر ، بيروت، لبنان

Presented by www.jafrilibrary.com